صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 13 دسمبر 2022ء بمطابق 18 جمادی الاوّل 1444ہجری بعداز دوپہر تین بجکر پانچ منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَاذۡکُرُوۡا نِعۡمَۃَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ وَمِیۡثَاقَہُ الَّذِیۡ وَاثَقَکُمۡ O اِذۡقُلۡتُمۡ سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا وَاتَّقُوا اللّٰہَ O اِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ O یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡا قَوّٰمِیۡنَ لِلّٰہِ شُہَدَآءَ بِالۡقِسۡطِ O وَلَا یَجۡرِمَنَّکُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ عَلٰۤی اَلَّا تَعۡدِلُوۡاO اِعۡدِلُوۡا ہُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰی وَاتَّقُوا اللّٰہَ O اِنَّ اللّٰہَ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ۔

(ترجمہ): اللہ نے تم کو جو نعمت عطا کی ہے اس کا خیال رکھو اور اُس پختہ عہد وپیمان کو نہ بھولو جو اُس نے تم سے لیا ہے، یعنی تمہارا یہ قول کہ، "ہم نے سنا اور اطاعت قبول کی" اللہ سے ڈرو، اللہ دلوں کے راز تک جانتا ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر راستی پر قائم رہنے والے اور انصاف کی گواہی دینے والے بنو کسی گروہ کی دشمنی تم کو اتنا مشتعل نہ کر دے کہ انصاف سے پھر جاؤ عدل کرو، یہ خدا ترسی سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے اللہ سے ڈر کر کام کرتے رہو، جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُس سے پوری طرح باخبر ہے۔
وآخِرُ الدَعۡوَانَا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Mr. Deputy Speaker: Questions` Hour: Question No. 15082, Shagufta Malik Sahiba.

* 15082 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیاوزیر خوراک ارشادفرمائیں گے کہ خیبر پختونخوافوڈسیفٹی وحلال فوڈاتھارٹی ہرماہ جرمانوں کی مدمیں کتنی رقم وصول کرتی ہےاور ہرماہ تنخواہوں اور گاڑیوں،پی اوایل ودیگر اخراجات کی مدمیں کتنی رقم خرچ کرتی ہے، گزشتہ ایک سال کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف(وزیر خوراک)جواب(وزیر برائے اعلیٰ تعلیم نے پڑھا): خیبر پختونخوافوڈسیفٹی وحلال فوڈاتھارٹی کی ہر ماہ جرمانوں کی مد میں وصول کردہ رقم اور ہر ماہ تنخواہوں، گاڑیوں، پی او ایل اور دیگر اخراجات کی مد میں خرچ شدہ رقم اوراس کی گزشتہ ایک سال کی تفصیل لف ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

محترمہ شگفتہ ملک: ھاں جی، ډیره مننه تاسو جی۔ دا سوال چې کوم دے د فوډ حوالې سره وو جی، او دیکښې چې کوم د خیبرپختونخوا فوډ سیفټی حلال چې کوم هغه دے نو Already دا دے چې کوم فوډ ډائریکټوریټ Already شته، تاسو دیکښې اوګورئ جی، چې کوم دوئ ماته Monthly دا د انکم خبره کړې ده، بیا د دې چې کوم Overall last کښې دا اخراجات دی نو د دوئ چې کومې خرچې دی جی، هغه د دوئ د انکم نه سیوا دی، مطلب آمدن د دوئ کم دے او خرچه ئے زیاته ده۔ اوس پکار خو دا ده چې په دې صوبه کښې د دې چې د اکانومی خبره مونږه کوؤ، پکار ده په هغې کښې د Improvement راوستلو د پاره خپل معیشت سیوا کولو د پاره یو داسې اداره جوړه شی چې د هغې نه فائده کیږی حکومت ته، نو دې نه فائده نه ده جی، دا الټا نقصان دے۔ لکه تاسو دا اوګورئ پخپله چې دوئ کوم لیکل راکړی دی په دې جواب کښې، نو د دوئ چې کوم انکم راځی، د هغې نه د دوئ خرچه، تاسو د دوئ د ګاډو فیول اوګورئ جی چې په دیکښې د ګاډو مد کښې څومره خرچه ده؟ د دې نه علاوه د دوئ ټی اے/ ډی اے، دا ټولې هغه خرچې دی چې دا په حکومت باندې بوجھ دے، Burden دے، نو بیا ضرورت څه وی د داسې قسمه ادارو چې تنخواګانې هم خلق اخلی، ګاډی هم د سرکار استعمالوی، فیول هم

استعمالیږي، ټي اے/ډي اے هم اخلي او هغه کار چې Already هغه کیږي نو د دې ضرورت څه وو جی؟

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond. Kamran Bangash Sahib.

جناب کامران خان بنگش (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ میڈم نے جو کوسچن کیا ہے، اس کی ساری تفصیل جو انہوں نے مانگی تھی وہ دے دی گئی ہے۔یہاں پہ واضح کرنے کی ضرورت ہے کہ کچھ ادارے جو ہیں وہ Service delivery کے ہوتے ہیں، مثال کے طور پر اگر ہم ایلیمنٹری ایجوکیشن کی بات کریں، ہائر ایجوکیشن کی اگر ہم بات کریں، ہیلتھ کی اگر ہم بات کریں اور اس طرح کے یہ جو Enforcement کے ادارے ہیں جن میں ہم نے فوڈ آئٹمز کی یا Food commodities کی کوالٹی کو چیک کرنا ہے، آیا وہ حلال ہیں یا نہیں ہیں؟ اس طرح کی Enforcement میں آپ کو پتہ ہے یہ Service delivery ہے، یہ پبلک ہیلتھ سے Related ایک ایشو ہے تو اس میں ریونیو کا کوئی Component نہیں ہے، اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ اس سے ہم پیسے کمائیں، اس کا مقصد یہ ہے کہ ہم جو Food commodities ہیں یا Food items ہیں، ان کی کوالٹی کو Ensure کرائیں، تو اس لئے یہ ادارہ بنا ہے، اس کا بنیادی Objective جو ہے وہ Revenue collection نہیں ہے، تو یہ اس لئے بنا ہوا ہے۔ I hope, I have answered the question.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: سپیکر صاحب، زه خو دا خبره کوم چې ګوره زمونږه په کلچر کښې هم Already تاسو ته پته ده چې ډائریکټوریټ وو، بیا اتهارټي بیا پکښې خلق دواړه ناست دی جی، یو هم سیلری اخلي بل هم اخلي، ټول مراعات د حکومت لګیا دی اخلي او کار Same دے جی، دا کار چې کوم دے دا خو Already د ډیپارټمنټ چې کوم دا ډائریکټوریټ دے فوډ Already دا ټول کار د هغوی Responsibility ده، دا جی Extra burden دے، دا په حکومت باندې په خزانه باندې پکار دا ده چې مونږه په دیکښې عوامو ته ریلیف ورکړو، نو څه خبرې شوې وې خو دا خو الټا ریلیف نه دے جی، دا خو الټا چې کوم دوئ ځي او دوئ وزټ کوي نو د هغه وزټ د پاره چې دوئ کومه خرچه کوي د حکومت، نو هغه خو الټا په حکومت باندې Burden دے، نو دیکښې صرف ټي اے / ډي اے

تاسو دا فیول اوګورئ چې څومره چارجز دی د دې او بیا د سرکار ګاډی چې کوم بې دریغه استعمال کیږی نو دا خو Already هغوی کوی لګیا دی جی، دا خو د هغوی کار دے، زما په خیال د دې څه ضرورت پاتې نه دے چې دا کومه خرچه دوئ راکړې ده ماته نو دا الټا په خزانه باندې بوجھ دے، زما خو به دا ریکویسټ وی چې که تاسو ئے ریفر کړئ نو دیکښې به ډ سکشن اوکړو، نور ستاسو مرضی ده جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی کامران۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ ادارہ پہلے جب بنا تو اس کو وزیر اعلیٰ صاحب خود فوڈ سیفٹی اتھارٹی کو وہ چیئر کرتے تھے اور اس میں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے لوگ بھی تھے، فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے بھی تھے، اس کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ کوالٹی جو Food items کی ہے، یہاں پہ مثال کے طور پر میں آپ کو بتاتا ہوں کہ جو بچے جو پاپڑ وغیرہ کھاتے ہیں اور جو چاکلیٹ وغیرہ کھاتے ہیں، یہ میں آپ کو ایک Example دے رہا ہوں، اسی طرح اگر دودھ کی آپ مثال لے لیں یا دودھ کی کوالٹی ٹھیک ہے یا نہیں ہے؟ اس کے لئے یہ ادارہ بنا تھا اور اس میں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے بھی لوگ تھے، Recently یہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کو شفٹ ہو گیا ہے یہ ادارہ، کیونکہ اس کا جو وہ کہہ رہے ہیں کہ Scope جو ہے Almost فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ملتا ہے تو اس ادارے کا بنیادی کام جو ہے وہ Enforcement کا ہے۔ جو فوڈ ڈائریکٹوریٹ کی یہ بات کر رہی ہیں تو اس کا Scope بھی کافی بڑا ہے، آج کل آپ دیکھ لیں کہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ گندم کی، آٹے کی ان چیزوں کی Supply اور ان کے ریٹس وغیرہ کو چیک کرتا ہے لیکن اگر Food commodities کی ہم بات کریں تو وہ بہت بڑی تعداد میں ہیں، تو اس لئے یہ ادارہ بنا تھا اور اب تک یہ ماشاء اللہ اچھا کام کر رہا ہے۔ جو میڈم نے بات کی ہے کہ ان کا پی او ایل کا خرچہ، تو چونکہ یہ Service delivery کا ایک ادارہ ہے تو پی او ایل لازماً لگے گا، لوگ فیلڈ میں جائیں گے، متعلقہ ڈپٹی کمشنر کے ساتھ یہ Live zone میں رہتے ہیں، متعلقہ محکموں کے لوگ ہوتے ہیں، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے جیسے میں نے کہا، ان کے لوگ ہوتے ہیں، تو یہ ساری چیزیں Food commodities اور ان کی کوالٹی کے حوالے سے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، تھینک یو۔ کوسچن نمبر 15454، حمیرہ خاتون صاحبہ۔

* 15454 _ محترمہ حمیرہ خاتون: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ میں سرکاری رہائش گاہوں اور سرکاری گاڑیوں کی ضلع وار تعداد کیا ہے:

(ب) صوبہ بھر میں محکمہ کی سرکاری رہائش گاہوں میں رہائش پذیر افسران اور ملازمین کی ضلع اور سکیل وار تعداد کیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) صوبہ بھر میں محکمہ میں جن افسران کو سرکاری گاڑیاں الاٹ ہوئی ہیں، ان کے نام، سکیل اور ضلع وار تعداد کیا ہے، نیز محکمہ میں جن افسران کے زیر استعمال ایک سے زائد گاڑیاں ہیں، ان کے نام، سکیل اور عہدے کیا ہیں، ان کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب کامران خان بنگش (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم)</u>: (الف) محکمہ کے زیر انتظام ڈائریکٹوریٹ جنرل آف کامرس اور ڈائریکٹوریٹ آف ہائرایجوکیشن میں سرکاری رہائش گاہوں کی کل تعداد دو سو چوبیس (224) جبکہ محکمہ ہذا کے زیر انتظام تمام ڈائریکٹوریٹس بشمول سیکرٹریٹ سرکاری گاڑیوں کی کل تعداد دو سو پچاس (250) ہے جن کی ضلع وار تفصیل لف ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی) ۔

(ب) اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ محکمہ کے زیر انتظام ڈائریکٹوریٹ جنرل آف کامرس اور ڈائریکٹوریٹ آف ہائرایجوکیشن میں سرکاری رہائش گاہوں میں رہائش پذیر افسران اور ملازمین کی ضلع وار تفصیل لف ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی) جبکہ ڈائریکٹوریٹ آف آرکائیوز و لائبریری میں کوئی سرکاری رہائش گاہ موجود نہیں ہے۔

(ج) صوبہ بھر میں سرکاری افسران کے علاوہ مختلف کالجوں کو بھی سرکاری گاڑیاں الاٹ ہوئی ہیں ۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔ کالج کی سطح پر کسی بھی افسر کو سرکاری گاڑی الاٹ نہیں ہوئی ہے۔ جن افسران کو سرکاری گاڑی الاٹ ہوئی ہے ان کے نام، سکیل اور ضلع وار تعداد کی تفصیل لف ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی) جبکہ کسی بھی سرکاری افسر کو ایک سے زائد گاڑی الاٹ نہیں ہوئی ہے۔

<u>محترمہ حمیرہ خاتون</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، ایک تو مجھے جو جواب دیا گیا ہے، اس میں ایک ضمنی سوال یہ ہے کہ جو گاڑیاں الاٹ کی گئی ہیں ڈیپارٹمنٹ کے اندر، ان کے ڈیپارٹمنٹ کے لوگوں کو تو اس کے فیول کا کیا ریکارڈ ہے ان کے پاس، کیا وہ اپنا فیول استعمال کرتے ہیں یا ان کو دیا جاتا ہے؟ اور دوسرا منسٹر صاحب سے یہ ایک سوال ہے کہ 2022 میں ایکٹ پاس ہوا تھا جس میں 8 مارچ 2017 سے لیکر 20 ستمبر 2022 تک جو اساتذہ رکھے گئے تھے Adhoc basis پہ، ان کی مستقلی کا ایکٹ پاس ہوا تھا لیکن افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہاں پہ ایکٹس کے ایکٹس پاس ہورہے ہیں لیکن اس کی Implementation بالکل نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس میں جن اضلاع میں Up gradation

والوں کے ساتھ زیادتی آ رہی تھی تو اس میں کچھ اضلاع ابھی بھی پینڈنگ میں پڑے ہوئے ہیں اور یہ ٹیچرز جو پینڈنگ ہیں ان کی تعداد پندرہ ہزار کی ہے، اب یہ پندرہ ہزار کے ٹیچرز کا کیا ہوگا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، آپ کا کوسچن اس کے ساتھ Related نہیں ہے۔

محترمہ حمیرہ خاتون: بس یہ دو ہیں، تو پلیز اگر منسٹر صاحب بتادیں تو یہ اہم مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ اس کے ساتھ Related نہیں ہے، جو Related ہے، اس کا جواب آپ کو دے دیا کامران صاحب نے۔

محترمہ حمیرہ خاتون: Related تو ایک ہے، لیکن پلیز یہ دوسرا بھی بتادیں تو۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، یہ جو Related ہے وہ اس کا جواب دیں گے۔

Minister for Higher Education: Thank you, Mr. Speaker.

صاحبزادہ ثناء اللہ: سپیکر صاحب زه په دېکښې یو ضمنی کول غواړم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اسی سے Related ہے جی؟

صاحبزادہ ثناء اللہ: ټهیک ده جی، زه هم دې سره Related خبره کول غواړم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ثناء اللہ خان کا مائیک On کریں، ثناء اللہ صاحب کا، جی۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: دوئ چې داکوم جواب ورکړے دے جی، دلته د کالجونو د رهائشونو جی دوئ لیکلی دی چې دیر لوئر ډسټرکټ، دیر لوئر نو زه د دوئ د دغه د پاره وایم چې تاسو د اپر دیر او د لوئر دیر، دا خو زما حلقه ده، ما ته خو پته ده، دوئ لیکلی دی چې دا په لوئر دیر کښې دے حالانکه واړئ چې ده، ګورنمنټ ډګری کالج واړئ، داد دیر اپر حصه ده او دویمه خبره جی دا ده چې تاسو دې ته اوګورئ، داخومره بې انصافی ده چې که تاسو د رهائشونو، د ګاډو دواړو تاسو اوګورئ، زمونږه ډیر لرې لرې آبادی واقع ده، زمونږه نه بیس کلومیټر بائیس کلومیټر زمونږ نه جی GDC (Government Degree College) زمونږ نه لرے دے، پکار داده چې د ګاډو او د دې رهائشونو مونږ ته ډیر زیات مشکل د دې وجې نه وی چې که د پیښور د پروفیسرانو صاحبانو چرته Appointment اوشی، هغوی د رهائش د وجې نه هغوی راځی نه، خپل آرډرونه کینسل کوی، کوششونه کوی، نو زما دا ریکویسټ دے چې دا د برابرئ په بنیاد باندې، د انصاف په بنیاد باندې چې که جوړیږی نو په قوم باندې به احسان وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھیک شو جی، کامران بنگش صاحب، سپلیمنټری دې سره هم Related د خوشدل خان صاحب د دې حوالې سره ده پوهه نه شوم، ګوره دا چې کومې خبرې دی، دیکښې Related وی نو بیا تاسو سپلیمنټری اوکړئ جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: خبره مې دا کوله چې یره تاسو دا اوګورئ چې دیکښې سیریل نمبر ګیاره باندې لیکلی دی ګورنمنٹ کالج GCMS No. 2 (Government College of Management Sciences) پشاور ایک، دے دا وائی چې خالد خان ایکس پرنسپل Occupied with effect from 1st November, 2019 دا بنګله چې کومه په دغه کالج کښې ده نو دے دا وائی چې دا ایکس پرنسپل دے، چې دا ایکس پرنسپل شو نو بیا خو هغه سره دا Right نشته چې هغه بنګله اونیسی ځکه چې بل کوم هلته پرنسپل راغلے دے نو هغه ته حق دے، نو د دې جواب دې ورکړی، دا ولې هغه دومره اثر و رسوخ والا دے چې ریټائرډ هم شو او یو کال اوشو او هغه بنګله ئے نیولې ده۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھیک شو۔ جی کامران صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: شکریہ، مسٹر سپیکر۔ جو میڈم نے کوئسچن پوچھا ہے کہ یہ دو سو پچاس (250) گاڑیاں کیسے Use ہو رہی ہیں، کہاں Use ہو رہی ہیں؟ تو اس میں Briefly آپ کو بتا دیتا ہوں کہ بوائز کالجز میں بسز اور HIACs کی تعداد ستاون (57) ہے، گرلز کالجز میں بسز اور HIACs جو ہماری بیٹیوں کے لئے، بہنوں کے لئے جو ٹرانسپورٹ کی سہولیات ہیں، سٹوڈنٹس کے لئے سپیشل، وہ چورانوے (94) ہیں اور قبائلی اضلاع کے جو کالجز ہیں، ان میں اڑتیس (38) ہیں، تو ایک سو نواسی (189) تو ان میں وہ گاڑیاں ہیں جو کہ سٹوڈنٹس کو ٹرانسپورٹ کی سروسز Provide کرتی ہیں۔ باقی جو گاڑیوں کی تعداد ہے اور ان کے پی اوایل کا ہے، ہمارے ہر ایک کالج کی ایک Limit ہے کہ اس سے زیادہ وہ ٹرانسپورٹ Use نہیں کر سکتے، پی اوایل کے ان کی Limit ہے، جن کے پاس گاڑیاں ہیں Mostly یہ پرنسپل کی سطح پر یہ چیزیں Deal ہوتی ہیں، ڈائریکٹوریٹ وغیرہ ان کو Enforce نہیں کرتا، ہم چاہتے ہیں کہ کالجز میں جو ایشوز سامنے آئے، وہ خود ہی وہ Manage کر لیا کریں، ان کے پاس کالج فنڈ ہوتا ہے جو سٹوڈنٹس سے فیس کی مد میں لیا جاتا ہے، جس میں وہ پیسے سٹوڈنٹس کے اوپر ہی لگائے جاتے ہیں۔ تو ان کے اپنے رولز ہیں، تو گاڑیوں کا جو استعمال ہے وہ بالکل Regulated ہے، اگر میڈم چاہتی ہیں تو پھر میں وہ ڈیٹیل بھی

Provide کر دیتا ہوں۔ دوسرا جو انہوں نے پندرہ ہزار کی بات ہے، وہ شاید ایلیمنٹری ایجوکیشن سے Related ہے، وہ ہائر ایجوکیشن سے نہیں ہے، ہمارے تو ٹوٹل، جو ٹیچرز کمیونٹی ہے وہ آٹھ ہزار کے قریب ہے، ابھی تقریباً تین ہزار ہم مزید Hire کر رہے ہیں، تو Totally ہمارے پاس گیارہ ہزار ہیں اور کوئی ایسا کیس نہیں ہے ہمارے پاس، جو صاحبزدہ صاحب نے بات کی ہے، وہ Typing error ہوگا، جس کی وہ بات کر رہے ہیں کہ دیر لوئر جو لکھا ہوا ہے، وہ دیر اپر ہے تو وہ شاید ایک Typing error ہو سکتا ہے۔ جو خوشدل خان صاحب نے بات کی ہے کہ ایک ایکس پرنسپل کے پاس اور وہ ریٹائرڈ ہو چکے ہیں، ان کے پاس وہ گھر ہے، تو اس کیس کو میں خود Personally pursue کر لوں گا، اگر انہوں نے Illegally occupy کیا ہوا ہے تو میں یہ ان کو Ensure کراتا ہوں کہ ایک تو ان کو جو قانونی طریقہ ہے، ان سے جرمانہ بھی لیا جائے گا، ان سے پوچھ گچھ بھی ہو گی اور اگر انہوں نے Illegally کوئی جگہ Occupy کی ہے کیونکہ انہوں نے بڑی تفصیل سے دیکھی ہے، یہ چیز میں اتنا زیادہ نہیں دیکھتا، تو اس کو ہم ضرور دیکھیں گے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 15413 جناب عنایت اللہ خان صاحب۔

* 15413 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2008 سے 2019 تک پشاور یونیورسٹی اور انجینئرنگ یونیورسٹی میں کلاس فور سے لے کر گریڈ سولہ تک بھرتیاں ہوئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

1۔ مذکورہ یونیورسٹیوں میں بھرتی کئے گئے امیدواروں کے نام، ڈومیسائل، آسامی کا نام و گریڈ اور بھرتی کے طریقہ کار کی تفصیل یونیورسٹی وائز فراہم کی جائے؛

2۔ گریڈ پانچ سے گریڈ سولہ تک کتنے امیدوار ضلع پشاور کے بجائے دوسرے اضلاع سے بھرتی کئے گئے ہیں، ان بھرتی شدہ افراد کی ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے، نیز کتنے کلاس فور ملازمین دوسرے اضلاع سے بھرتی کئے گئے ہیں، ان کی بھی ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب کامران خان بنگش (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ سال 2008 سے لیکر 2019 تک پشاور یونیورسٹی اور انجینئرنگ یونیورسٹی میں کلاس فور سے لے کر گریڈ سولہ تک بھرتیاں ہوئی ہیں۔

(ب) 1۔مذکورہ یونیورسٹیوں میں بھرتی کئے گئے امیدواروں کے نام،ڈومیسائل،آسامی کانام وگریڈاور بھرتی کے طریقہ کار کی تفصیل یونیورسٹی وائزلسٹ لف ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

2۔گریڈ پانچ سے گریڈ سولہ تک پشاور کے بجائے دوسرے اضلاع سے بھرتی کئے گئے افراد اور ان بھرتی شدہ افراد کی ضلع وائز تفصیل لف ہے، نیز جو کلاس فور ملازمین دوسرے اضلاع سے بھرتی کئے گئے ہیں، ان کی بھی ضلع وائزلسٹ لف ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی) ۔

جناب عنایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ سوال بہت پرانا ہے لیکن ظاہر ہے اس کا جو بنیادی Theme ہے وہ Relevant ہے بہت زیادہ اور سوال میں نے یہ کیا ہوا ہے کہ کلاس فور سے لیکر گریڈ سولہ تک انجینئرنگ یونیورسٹی کے اندر جو بھرتیاں ہوئی ہیں، اس کی تفصیل مجھے فراہم کی جائے، ڈومیسائل وائز، ضلع وائز، کتنی ہوئی ہیں؟ تو جو تفصیل فراہم کی گئی ہے تو اس میں تو بنوں سے بھی لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے، کرک سے بھی کیا گیا ہے، مانسہرہ سے بھی کیا گیا ہے، ایبٹ آباد سے بھی کیا گیا ہے، ملاکنڈ سے بھی کیا گیا ہے، نوشہرہ سے زیادہ ہیں، یعنی سوپیرز جو ہیں، یہ لسٹ میں دیکھ رہا تھا تو نوشہرہ سے بھرتی ہوئے ہیں سر، یہ بنیادی طور پہ حق نہیں بنتا، یعنی یہ اس Region کا اس کے اندر اس کے اپنے رولز طے ہوئے ہیں، اپنی پالیسی طے ہوئی ہے، اس پالیسی کے تحت کلاس فور سے گریڈ سولہ تک ایک خاص Region سے لیے جا سکتے ہیں اور جو باہر سے لئے جاتے ہیں، وہ یونیورسٹی لاء کے خلاف ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس کی ایک Strict implementation جو ہے وہ بہتر پرفارمنس کے لئے یونیورسٹی کے لئے اور اداروں کے لئے درست ہے۔یہ جو کلچر دوبارہ اس صوبے کے اندر Create کیا جا رہا ہے اس میں ایک جگہ سے کلاس فور بندہ اٹھا کر دوسری جگہ ریکروٹ کیا جاتا ہے، مثلاً میں آپ کو ایکسائز کی مثال دینا چاہتا ہوں، ایکسائز ڈیپارٹمنٹ میں اپر دیر کے تین کلاس فور پوسٹوں کو دوسرے ضلعوں سے Fill کیا گیا ہے، یہ آپ کو لائیو سٹاک میں بھی نظر آئے گا، آپ کو ایگریکلچر میں بھی نظر آئے گا، آپ کو دوسرے ڈیپارٹمنٹس، پولیس میں بھی نظر آئے گا، میں نے بنیادی طور پر اس Spirit کے ساتھ سوال کیا ہے کہ میں منسٹر صاحب سے یہ ایشورنس چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب یہ جو کلچر ہے اس کو آپ قانون کے ذریعے سے، رولز کے ذریعے سے کیسے بند کریں گے؟ آپ مجھے بتائیں کہ کیسے Future کے اندر آپ Ensure کریں گے کہ ایک Region کے اندر جو Lower grade employees ہیں، ان کو اسی Region سے ریکروٹ کیا جائے تاکہ وہ وہاں ڈیوٹی کر سکیں اور ان کی فنانشل، اور اس میں قانون بھی موجود ہے، قانون کو کیسے

Ensure کرائیں گے ؟ مجھے لگتا ہے کہ اس جواب کے اندر بھی قانون کو Follow نہیں کیا گیا اور دوسرے ڈیپارٹمنٹس کے اندر بھی اس کی Violation ہو رہی ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Ji concerned Minister, supplementary, ji, Baseerat Khan Sahiba.

محترمہ بصیرت خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو میں منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کروں گی کہ جو لنڈی کوتل ڈگری کالج کا انہوں کہا تھا، تو وہ فنکشنل ہو گیا ہے اور وہاں پہ اب باقاعدہ سے ریکروٹمنٹ سٹارٹ ہے، ایڈورٹائزمنٹ ہو گئی ہے لیکن اسی سے Related میں گزارش کرونگی منسٹر صاحب کو، چونکہ کئی دنوں سے جن بچیوں نے وہاں پہ Apply کیا ہے، وہ مسلسل میرے ساتھ رابطے میں ہیں اور وہ یہ کہہ رہی ہیں کہ اس میں جو Short list کی گئی ہیں تو اس میں ایبٹ آباد، ڈی آئی خان اور بنوں سے تو میں یہ نہیں کہتی Criteria پہ آئے ہونگی لیکن First priority پہ Merged districts کی بچیوں کا ہی حق بنتا ہے کہ ان کو وہاں پہ لیا جائے اور Merged districts میں شاید ایک دو نمبروں کے فرق سے ان کو لسٹ میں پیچھے رکھا گیا اور جو باقی ڈسٹرکٹس کی بچیاں ہیں ان کو، تو میری منسٹر صاحب سے درخواست ہو گی کہ کل کو پھر اگر وہی خواتین دوبارہ سے وہ جو ٹیچرز ہیں وہ ٹرانسفر کرینگے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کامران بنگش صاحب۔

محترمہ بصیرت خان: تو اپنے ہی ڈسٹرکٹ کی، Merged districts کی جو بچیاں ہیں، ان کو اگر Priority دی جائے تو بہتر ہو گا۔ تھینک یو جی۔

جناب کامران خان بنگش (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): شکریہ مسٹر سپیکر، عنایت اللہ خان صاحب نے جو بات کی ہے سر، اس کو تھوڑا سا سمجھنے کی ضرورت ہے۔ یونیورسٹیز جو ہیں وہ Autonomous ہیں، وہ خود مختار ہیں اپنے Decisions میں، تو پہلی بات یہ ہے کہ جو انہوں نے بات کی ہے، وہ ہر یونیورسٹی کے اپنے Statutes ہوتے ہیں، ان کی اپنی، سمجھ لیں کہ Local legislation ہوتی ہے۔ وہ باقاعدہ طور پر سینڈیکیٹ ان کا ایک فورم ہوتا ہے جس میں پروفیسرز کیمونٹی کے بھی لوگ ہوتے ہیں، ایک Nominee ہائر ایجوکیشن کا ہوتا ہے، ایک اسٹیبلشمنٹ کا ہوتا ہے، تو انہوں نے جو بات کی ہے، جو UET کے حوالے سے Specifically بات کی ہے تو UET میں اب تک سات سو ستاون Seven fifty seven(757) recruitments ہوئی ہیں جن میں پشاور ڈسٹرکٹ سے تین سو ترپن (353) اور دیگر اضلاع سے تین سو چرانوے (394) اب اس میں سر، یہ بات دیکھنے کی ہے کہ UET نے کیوں دیگر اضلاع

سے کی ہیں؟ تو UET پشاور کی پانچ برانچز ہیں جن میں UET کوہاٹ، UET بنوں، UET مردان، UET پشاور اور UET نوشہرہ، انہوں نے بات کی ہے UET نوشہرہ جو ہے، جلوزئی کیمپس ایک بہت بڑا کیمپس ہے، تو یہ جو بات کر رہے ہیں وہ اب ابھی فنکشنل ہوا ہے، تو اس حوالے سے وہ ڈیٹیل آئی ہوئی ہے۔ جو Region کے حوالے سے انہوں نے بات کی ہے تو یونیورسٹی ایکٹ 2016 میں امنڈمنٹس ہوئی ہیں اور اس کے بعد جو ہے یا 2012 میں جتنی یونیورسٹیز بنی ہیں تو زیادہ یونیورسٹیز ڈسٹرکٹس تک ماشاء اللہ چلی گئی ہیں لیکن اس سے پہلے یونیورسٹیز بڑی Limited تھیں، ان کے لئے 1974 کا لاء جو تھا وہ Regional پہ ہی تھا، اس میں ان کے قانون میں یہ تھا کہ جو Region wise ہیں، اب انہوں نے ڈیٹیلز جو ہیں وہ 2009 سے منگوائی ہیں، جو Region wise تھی تو اس میں پورے Region سے لوگوں کو ریکروٹ کرایا جا سکتا تھا، ابھی کے لئے یہ جو یہ بات کر رہے ہیں، اس سے میں سو فیصد Agree کرتا ہوں، ہم Statutes میں بھی انشاء اللہ یہ Ensure کرائیں گے کہ متعلقہ ڈسٹرکٹ کے لوگ جو ہیں Specially جو Lower cadre کی، جو کلاس فور کی ریکروٹمنٹ ہے، اس میں ڈسٹرکٹ کا کوٹہ اور میری معلومات کے مطابق چونکہ میں بڑا Honestly یہ کہہ رہا ہوں کہ یونیورسٹیز میں جو کلاس فور کی ریکروٹمنٹ ہوتی ہے یا دیگر ریکورٹمنٹ، ان سے ہم بہت زیادہ اپنے آپ کو دور رکھتے ہیں، As a department ہم ان سے بہت زیادہ دور رہتے ہیں کیونکہ اس میں پھر Local issues سامنے آ جاتے ہیں، مثال کے طور پر کسی Concerned MPA کے حلقے میں اگر ایک یونیورسٹی ہے، اگر میں اس میں Interference کرنا شروع کر دونگا تو ایم پی اے صاحب بھی کہیں گے کہ جی مجھے یہاں پہ، اور یونیورسٹی کا جیسے میں نے کہا ہے کہ وہ خود مختار ہے، تو میں ذاتی طور پر اس سے بہت زیادہ یعنی پچھلے دو سال سے اور مجھ سے پہلے خلیق صاحب تھے، تو ان کا بھی مجھے پتہ ہے کہ وہ بھی ان چیزوں سے دور رہتے تھے، ابھی جو ریکروٹمنٹ ہو رہی ہے، مجھے جتنی معلومات ہیں، اس میں لوکل ایریا سے ہی جیسے UET پشاور میں پشاور سے ہی ہونگے، UET جلوزئی میں اگر کلاس فور کی ریکروٹمنٹ ہے، ابھی مالی پوزیشن اتنی اچھی نہیں ہے یونیورسٹیز کی، وہ زیادہ ریکروٹمنٹ نہیں کرتیں Lower scales پہ لیکن اگر کرتی ہیں تو اتنا مجھے پتہ ہے کہ وہ Local level پہ ہوتی ہیں، تو یہ میں ان کو Assure کراتا ہوں کہ انشاء اللہ اس کو ہم Implement کرائیں گے کہ جن یونیورسٹیز، جہاں پہ یونیورسٹیز ہیں، وہ انہی ڈسٹرکٹس سے ہیں۔ جو بہن نے ہماری بات کی ہے، اگر لوکل ایک Criteria ہے ہر ایک کالج میں ریکروٹمنٹ کا، کالج فنڈ سے، جو

یہ بات کررہی ہیں، اس میں اگر کوئی Fall کرتا ہے یا کرتی ہے، تو وہ میرٹ کے تحت ہی ہوتی ہے، یہ جو کہہ رہے ہیں، اس کے لئے ہمیں رولز کو چیلنج کرنا پڑے گا کہ قبائلی اضلاع کے لئے بالکل ٹھیک ہے، کیونکہ قبائلی اضلاع کے Merger کے بعد ان کا زیادہ حق بنتا ہے، ان کو ہمیں زیادہ Priority دینی چاہیئے، تو وہ ہم ضرور دیکھیں گے، میڈم میرے ساتھ جو ہے وہ ڈسکس کریں، اس کو ہم انشاء اللہ Handle کرلیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ جی عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: میں ان کا مشکور ہوں، ان کا جواب تو کافی حد تک معقول ہے لیکن اس میں کوئسچنز اور بہت ہیں، یعنی سچی بات یہ ہے کہ اس میں آپ نے تلہ گنگ سے بھی ایک بندے کو نائب قاصد پہ بھرتی کیا ہے، تلہ گنگ کدھر ہے؟ تلہ گنگ تو پنجاب میں ہے ناں، تو پنجاب کے بندے کو انجینئرنگ یونیورسٹی پشاور کے اندر نائب قاصد بھرتی کرنے کا کیا تُک بنتی ہے؟ اور میں نے اس کے Allied Institutions کی تفصیل نہیں مانگی، میں تو صرف انجینئرنگ یونیورسٹی پشاور کی بات کررہا ہوں لیکن میں جنرل بات یہ کر رہا ہوں کہ یہ جو کلاس فور کی اپوائنٹمنٹ کے اندر Discretion ہے، یہ Discretion بہت بڑی بیماری ہے، یہ بہت بڑی تکلیف ہے، اس سے ایم پی ایز کو بھی تکلیف ہے، اس سے لوگوں کے حق بھی مارے جاتے ہیں، کیا حکومت اس کے لئے کوئی، میں اس لئے ڈیمانڈ نہیں کررہا ہوں کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی بھیج دیں کہ میں انجینئرنگ یونیورسٹی کے خلاف کوئی چیز نہیں رکھنا چاہتا، انجینئرنگ یونیورسٹی نے شاید اس وقت کسی Compulsion کے تحت یہ تلہ گنگ والی اپوائمنٹ کی ہو لیکن میں چاہتا ہوں کہ یہ جو کلاس فور اور Lower grade کے ایمپلائز ہیں کہ ان کی ریکروٹمنٹ کسی قاعدے اور کسی ضابطے کے تحت آجائے، یہ Discretion والا معاملہ ختم ہوجائے اور یہ جو ایم پی ایز اس کی وجہ سے بدنام ہوتے ہیں، پوری پوری حکومتیں ایک کلاس فور کی وجہ سے بدنام ہوجاتی ہیں، ایک Stigma بن جاتا ہے، اس کے لئے کوئی قاعدہ، کوئی ضابطہ بنادیا جائے اور سفارش ہو بھی تو ضابطے اور قاعدے کے اندر ہو، میں چاہوں گا۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ جی، عنایت اللہ خان صاحب نے جو بات کی کامران بنگش صاحب، میں بھی اس سے اتفاق کرتا ہوں، ہماری Maximum universities میں ایسا ہی ہورہا ہے کہ جب بات آتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم Autonomous ہیں اور فیڈرل کے ساتھ ہمارا وہ ہے اور پھر جب فنانشل ایشوز آتے ہیں تو وہ پھر پراونس کے ساتھ رابطہ کرتی ہیں، تو اس پہ آپ Kindly خود ایک چیک رکھیں اور یہ جو لوکل کلاس فور کی پوسٹیں ہیں، اس لئے کہ ایک سیلری لوکل بندے کی، آپ خود سوچیں کہ

ایک کلاس فور سیلری پچیس چھبیس ہزار ہو گی اور اگر دوسرے ضلع سے یا دوسرے صوبے سے بندہ آئے گا تو وہ کیسے اس کو Afford کر سکے گا؟ تو Kindly اس کو آپ خود چیک کریں اور اس پہ زور دیں کہ یہ وہ Autonomous کی جو بات کرتی ہیں، اس پہ آپ کا ایک چیک ہونا چاہیئے۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم</u>: سر، شکریہ آپ کا، مجھے Honestly تلہ گنگ کا نظر نہیں آیا لیکن مجھے نارروال کا نظر آیا کہ نارروال سے بھی ہے کوئی، لیکن اب یہاں پہ کوئی Blame game کی ضرورت نہیں ہے، ہمیں اس پر سیاست نہیں کرنی چاہیے، لیکن یہ 2010 میں بھرتی ہوا ہے، اگر Recent cases میں کوئی اس طرح کا ہے تو یقینی طور پر ہم نے ان سے پوچھ گچھ کرنی ہے، ان کو Accountable بھی ٹھہرانا ہے، یہ ہو سکتا ہے جو 2010 کی بات ہے، اب خوشدل خان صاحب ہنس رہے ہیں تو یہ ہو سکتا ہے کہ ان کا Permanent address نارروال کا ہو اور وہ شفٹ ہو چکے ہوں ادھر پشاور، تو ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اس بنیاد پہ کئے ہوں لیکن جو تلہ گنگ کی انہوں نے بات کی ہے، بالکل میں اس کے ساتھ Agree کرتا ہوں اور جو آپ نے بات کی ہے، آپ کی جو رولنگ آگئی ہے، اس کے اوپر ہم یونیورسٹیز کو انسٹرکشنز بھیج دیں گے کہ جی اس کا کوئی Criteria ہونا چاہیئے، میں تو آپ کو بہت زیادہ وثوق کے ساتھ، ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں کہ یونیورسٹیز میں اگر کلاس فور کی ریکروٹمنٹ ہے تو اس میں نہ منسٹر کا کوئی Role ہے، نہ منسٹر کی کوئی Interference ہے، نہ Concerned MPA کی ہے، تو یہ آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ اس کا کوئی ایسا Criteria ہونا چاہیئے کہ جو ہمارے منتخب نمائندگان کے Character پہ کوئی بات نہ آئے، کوئی ان کو مسئلہ نہ بنے، بالکل آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر صاحب</u>: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 15468، سراج الدین صاحب، ایک منٹ، کوئسچنز آور، نہ جی ھغه ډیر تفصیلي جواب راکړو۔ کوئسچن نمبر 15468، سراج الدین صاحب موجود نہیں ہیں، .Lapsed کوئسچن نمبر 15468، احمد کنڈی صاحب، موجود نہیں ہیں، .Lapsed

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

15468 ۔<u>جناب سراج الدین</u>: کیا وزیر خوراک ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے فلور ملز کیلئے یومیہ گندم کا کوٹہ بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس وقت محکمہ فلور ملز کو یومیہ کس تناسب سے گندم فراہم کرتا ہے اور موجودہ کوٹہ میں کس تناسب کے ساتھ اضافہ حکومت کے زیر غور ہے، تفصیل فراہم کی جائے،

نیزاس وقت صوبہ بھر میں فلور ملز کی تعداد فعال اور بند ملز کی الگ الگ ضلع وار تعداد کی تفصیل فراہم کی جائے،آیاحکومت کا صوبہ بھر میں بند فلور ملز کو چالو کرنے کے حوالے سے کوئی حکمت عملی موجود ہے؟

جناب محمد عاطف(وزیر خوراک): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ خوراک نے فلور ملز کا کوٹہ یکم نومبر 2022 سے تین ہزار تین سو باون (3352) میٹرک ٹن سے بڑھا کر چار ہزار نوے (4090) میٹرک ٹن یومیہ کر دیا ہے اور جب کھلی مارکیٹ میں آٹے کی مانگ میں اضافہ ہوگا تو گندم کا یومیہ کوٹہ مزید بڑھانے کا ارادہ ہے۔

(ب) محکمہ خوراک فلور ملوں کو یومیہ کوٹہ ہر ضلع کی آبادی کے تناسب سے فراہم کرتا ہے اور مزید اضافہ بھی ہر ضلع کی آبادی کے تناسب سے کیا جائے گا۔اس وقت فلور ملز کی تعداد دو سو چون (254) ہے جس میں دو سو اڑتیس (238) فلور ملز چالو حالت میں ہیں اور باقی ماندہ سولہ فلور ملز ذاتی وجوہات کی بناء پر بند ہیں۔ حکومت بند فلور ملز کو چالو ہونے پر ان کو خوش آمدید کہتی ہے اور قوائد و ضوابط کے مطابق مل کی درستگی کی صورت میں کوٹہ فراہم کرتی ہے، چالو اور بند فلور ملز کی ضلع وار تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

Statement showing district wise/operational and Non-operational flour mills during 2022-23

S.No.	District	Operational	Non-Operational	Total
1	Abbottabad	17	3	20
2	Battagram	4	-	4
3	Bannu	5	-	5
4	Bunner	2	-	2
5	Charsadda	13	-	13
6	Chitral	4	-	04
7	D.I.Khan	8	1	9
8	Dir Lower	9	-	9
9	Dir Upper	2	-	2
10	Haripur	12	-	12
11	Hangu	4	2	6
12	Kohat	9	-	9
13	Karak	4	-	4
14	Lakki	4	-	4
15	Mardan	23	-	23
16	Mansehra	17	03	20
17	Malakand	7	-	7
18	Nowshera	11	01	12
19	Peshawar	43	05	48

20	Swat	12	-	12
21	Shangla	3	-	3
22	Kohistan	2	-	2
23	Swabi	9	-	9
24	Tank	2	-	2
25	Khyber	2	-	2
26	Bajour	4	-	4
27	North Waziristan	2	1	3
28	South Waziristan	3	-	3
29	Kurram	1	-	1
Total		238	16	254

Operational Flour Mills	238
Non-Operational Flour Mills	16
Total	254

15494 _ جناب احمد کنڈی: کیا وزیر بین الصوبائی رابطہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) دریائے سندھ کی پاکستان میں بہاؤ (لمبائی) کتنی ہے، اس کے علاوہ خیبر پختونخوا اور باقی تین صوبوں میں اس دریا کی لمبائی کتنی ہے، تمام صوبوں کی الگ الگ بہاؤ لمبائی فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): دریائے سندھ تبت چین کی جھیل مانا سرور سے نکلتا ہے، اس کے بعد یہ لداخ کے متنازعہ علاقے میں دریائے زنسکر نامی اپنے بڑے بائیں کنارے کے معاون دریا کے ساتھ سنگم کرتا ہے اور کھر مونگ کے تقریباً پندرہ کلو میٹر اوپر پاکستان کے گلگت بلتستان علاقوں (GBA) میں داخل ہوتا ہوا نیچے کی طرف سفر کرتا ہے، دریائے شیوک نامی ایک اور بڑا معاون دریا اسکردو ٹاؤن کے کچھ کلو میٹر اوپر مرکزی سندھ میں شامل ہوتا ہے، دریائے شیگر، دریائے سندھ کا ایک اور بڑا دائیں کنارے کا معاون دریا جو قراقرم رینج اور ملحقہ علاقوں کو ختم کرتا ہے، اسکردو کے قریب مرکزی دریا میں شامل ہو جاتا ہے۔

وہاں سے تربیلا ڈیم سے پہلے سندھ کے ساتھ روانی پیدا کرنے والے اہم معاون دریا ہیں۔

دریائے گلگت، دریائے استور، گنار گاہ، بٹو گاہ، تھور گاہ، تھوک گاہ، چور نالہ، داریل اور تن گیر دریا، دریائے کنڈیا، کیال خوار، ڈوبر خوار، دریائے گوربند، برانڈو دریا، الائی خوار اور دریائے سرن۔

IRSA بحیرہ عرب تک کے ریکارڈ کے تحت فاصلہ (تقریباً) مندرجہ ذیل ہے:

Reach	فاصلہ (نہر میل)
تربیلا-اٹک	25

100	اٹک۔کالاباغ
61	کالاباغ۔چشمہ
152	چشمہ۔تونسہ
129	تونسہ۔ مٹھن کوٹ
59	مٹھن کوٹ۔گڈو
130	گڈو۔سکھر
298	سکھر۔کوٹری
110	کوٹری۔بحیرہ عرب

دریائے سندھ کی لمبائی کے بارے میں مطلوبہ معلومات صوبوں کے حلقہ آبپاشی محکموں سے طلب کی جاسکتی ہیں۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ Leave applications: ڈاکٹر امجد علی صاحب، 13 دسمبر، جناب شکیل احمد خان صاحب، 13 دسمبر، جناب ریاض خان صاحب، 13 دسمبر، جناب سراج الدین صاحب، 13 دسمبر، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، 13 دسمبر، جناب فضل شکور صاحب، 13 دسمبر، جناب محب اللہ صاحب، 13 دسمبر، جناب ارشد ایوب خان صاحب، 13 دسمبر، جناب ملک شاہ محمد وزیر صاحب، 13 دسمبر۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The leave is granted.

تحریک استحقاق

Mr. Deputy Speaker: 'Privilege Motions': Mr. Asif Khan, MPA, to please move his privilege motion. Mr. Asif Khan, MPA

جناب آصف خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم اور ایک فوری نوعیت کے مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ میں اور ارباب جہانداد ایم پی اے صاحب کے ہمراہ ہم پولیس سٹیشن خزانہ کل شام گئے تھے تو اس وقت ہمارا ایک احمد نامی ناظم تھا، اس کے بارے میں ایس ایچ او صاحب سے ملنے گئے تھے۔ مسمی احمد حبیب آباد نیبر ہوڈ کا کونسلر بھی ہے جس کو ایس ایچ او خزانہ اور ایس ایچ او فقیر

آ باد نے بغیر کسی وارنٹ اور بغیر کسی سرچ وارنٹ کے اس کے گھر پہ چھاپہ مار کر اس کو گرفتار کیا اور تمام اہل علاقہ کے سامنے اس کی بے عزتی کی جس کی ویڈیو بھی سوشل میڈیا پہ وائرل ہوئی ہے۔ جب ہم تھانہ پہنچے تو ایس ایچ او اعجاز خان چمکنی نے میرے اور ارباب جہانداد کے ساتھ گالی گلوچ والی زبان استعمال کی اور ہاتھاپائی کی کوشش کی اور ایس ایچ او خزانہ نے ہم پر پستول تاننے کی کوشش کی، دوسرے پولیس اہلکار اور علاقے کے مشران موجود تھے، ایس ایچ او کو انہوں نے روکا بھی اس کارروائی سے، تکرار کے دوران ایس ایچ او صاحب نے ہمیں جان سے مارنے کی بھی دھمکی دی جس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا میری تحریک استحقاق کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر صاحب، اس میں چند باتیں میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں، اس استحقاق کا مقصد یہ نہیں تھا کہ میں اپنی خیبر پختونخوا پولیس جس پر ہم فخر کرتے ہیں، ہماری فورسز کی بہت قربانیاں ہیں، 2008 میں بھی ہیں اور فرنٹ لائن پہ یہ لڑی ہے مگر دیکھا جائے تو جو خیبر پختونخوا کے افسران بالا ہیں، ہمارے آئی جی صاحب ہیں، اگر ہم ان کو Call کریں، وٹس ایپ کریں، اللہ ان کو عزت دے تو ہمیں جواب دیتا ہے، اس طرح ہمارے سی سی پی او صاحب بھی ہیں، ہمارے ایس ایس پی صاحب بھی ہیں پشاور کے، مگر تالاب میں چند جو گندی مچھلیاں ہوتی ہیں ناں، گندی مچھلیاں، ان کی ہمیں نشاندہی کرنی چاہیئے۔ تو ان چند لوگوں میں یہ ایس ایچ او بھی ہے، اس کا ٹریک ریکارڈ چیک کریں جناب سپیکر صاحب، 2015 میں یہ ہمارے حلقے پولیس سٹیشن فقیر آباد سے Suspend ہوا ہے، 2019 میں جب میں ایم پی اے تھا تب بھی یہ Suspend ہوا ہے اور اب 2022 میں بھی یہ کل ایس ایس پی صاحب نے اور آئی جی صاحب کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے فوراً ایکشن لیا اور اس نے ایک بے گناہ بندے کی جو اس نے گرفتاری کی ہے، جو احمد ناظم تھا، اس پہ تو ایف آئی آر ہی نہیں تھی، جب ہم تھانہ گئے، میں نے ان سے پوچھا جناب، دونوں ایس ایچ او صاحب بیٹھے تھے فقیر آباد کے اور خزانے تھانہ کا ایس ایچ او اعجاز، میں نے کہا سر، یہ بتائیں، ان دونوں کو میں نے کہا یار! یہ کس تھانے کا PO (Police Officer) ہے، یہ بندہ کس کو مطلوب ہے کس ایف آئی آر میں؟ تو ان کے پاس کوئی ایف آئی آر نہیں تھی کیونکہ ایک ہفتہ پہلے اسی ناظم کے گھر پہ ہینڈ گرنیڈ ان کے مخالفین نے پھینکا تھا اور بھتہ خوری کی ڈیمانڈ بھی کرتے تھے، تو میں نے ان کو یہ بولا ایس ایچ او صاحب کو، جب ایک ہفتہ پہلے یہ واقعہ ہوا، اس سے ایک دو دن پہلے Complaint بھی ایس ایس پی صاحب کو انہوں نے کی تھی، ایس ایس پی صاحب نے ان سے پوچھا کہ آپ نے اس میں کیا ایکشن لیا ہے؟

آپ نے تو صرف 107 کا پرچہ دیا ہے بجائے ATA 7 لگانے کے آپ نے 107 کا پرچہ کیوں دیا ہے؟ ان کے مخالفین پر سر، یہ وہی Tussle تھی جس کو اپنی انا کا مسئلہ بنا کر اس نے فقیر آباد تھانہ کی ایف آئی آر پہ جا کر جن سے ان کا کوئی تعلق نہیں تھا، کوئی رشتہ دار بھی نہیں ہے، نہ وہ PO ان کے گھر میں موجود تھا، نہ یہ بندے Nominate تھے ایف آئی آر میں، ایس ایچ او صاحب نے انا کا مسئلہ بنا کر بالکل Proper planning کر کے انہوں نے چھاپہ مارا، ان کی بے عزتی کی، اس کو کیا حق ہے کہ وہ Elected Members کی بے عزتی کرے؟ جب میں نے ان سے بات کی تھانہ میں تو میرے ساتھ بھی اس کا یہ رویہ تھا پشتو میں کہنے لگا، "ایم پی اے صاحب! ته په ما سترګې مه رااوباسه، ما سره ځان مه مړه" یہ Literally اس ایس ایچ او کی باتیں تھیں اور پھر جب موقع پر موجود جو افسران بالا بیٹھے تھے، ایس ایچ او فقیر آباد بھی بیٹھا تھا، Literally اس نے پسٹل کو ہاتھ ڈالا، "چې ایم پی اے صاحب! ته ما بدل کړه دې ځائے نه، زه نوره نوکری نه کومه، هلکه! ما وئیل خبره خو واوره، تا باندې څه چل شوے دے؟ ستا پوله پټے خو ماسره نه دے شریک" سر، موقع کی مناسبت پہ ہم نے یہ بہتر سمجھا، میں اور ایم پی اے ارباب صاحب ہم نکل آئے، ہم نے کہا آپ کی Complaint ہم کریں گے مگر تھوڑی دیر بعد جب ورکرز کو پتہ لگا، Already ورکرز بھی آئے تھے تو انہوں نے اس کے علاوہ ہمیں یہ دھمکی دی، جب ورکرز آئے تب بھی انہوں نے Straight firing کی، ہم نے ایس ایس پی صاحب اور سی سی پی او کے ساتھ بھی اور اسی ایس ایچ او صاحب کا ایک لاڈلہ ہے، نام میں اس کا نہیں لینا چاہتا، وہ اجرتی قاتل ہے، ایک معروف گروہ کا سربراہ ہے Literally، گھنٹے بعد اس کا فون آتا ہے جیل سے مجھے کہ آپ برائے مہربانی اس ایس ایچ او صاحب کے خلاف کوئی کارروائی نہ کریں۔ سر، یہ تو اس کا حال ہے، تو اس طرح کی Induction جو ایس ایچ او کی کی جاتی ہے، اس سے ہماری خیبر پختونخواہ کی پولیس ایک بدنامی کا سبب بن رہی ہے، لہذا سر، آپ رولنگ دیں، اس پہ میں نے Already درخواست بھی دی ہوئی ہے کہ اس پہ 506 کا پرچہ کاٹا جائے جو اس نے مجھ پہ اسلحہ تانا ہے، تو وہ بھی میری آپ سے اپیل ہے، تو اس پہ سخت سے سخت اور ایک رولنگ آئی جی صاحب کو دیں، اس موقع کی مناسبت سے کہ وہ ہماری ایف آئی آر اس پہ کاٹیں سر۔ شکریہ جناب، جی مہربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی، نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، سب سے بڑامسئلہ تو یہ ہے کہ ہمیں یہاں پہ پریویلج لانے کی ضرورت کیاہوتی ہے ؟ دیکھیں یہی خزانے کا علاقہ تھا، یہی تھانہ تھا جو ہمارے اتنے آنریبل ممبر پی ٹی آئی کے جو اجمل صاحب ہیں، ان کے اور انکی فیملی کے ساتھ یہ واقعہ اسی خزانے کی حدود میں پیش آیا۔ پھر جہاں پہ یہ قبضہ مافیاہے اور قبضہ مافیا جو ہے جو کہ تمام زمینوں پہ یہاں پہ اگر آپ جائیں، اس خزانے کے علاقے میں اگر آپ ایک پلاٹ لیں گے تو یہ صرف یہاں پہ نہیں ہے، یہ پورے پشاور میں ہیں، بڈھ بیر لے لیں، متنی لے لیں، دوسرا علاقہ لے لیں، جہاں پہ بھی آپ جائیں گے وہاں پہ قبضہ مافیا کوئی نہ کوئی موجود ہوتاہے جناب سپیکر صاحب، آصف صاحب نے جو بات کی ہے، ٹھیک ہے وہ گورنمنٹ میں ہے، جب گورنمنٹ کے لوگوں کا یہ حال ہو رہاہے تو آپ سوچیں کہ اپوزیشن کے ساتھ کیا حال ہوتا ہوگا؟ جناب سپیکر صاحب، مجھے تو سمجھ نہیں آتی کہ یہاں پہ ہم لوگ، سب سے پہلے تو ہم لوگ تحریک استحقاق لے آتے ہیں اور یہ تحریک استحقاق کا سلسلہ جاری ہے لیکن مجھے بتائیں کہ آیا آج تک کسی تحریک استحقاق پہ۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ لاالہ اللہ محمدرسول اللہ ﷺ**۔ جناب سپیکر صاحب، To cut it short کہ دیکھیں یہاں پہ ہم نے ایکٹ پاس کیاہے، ایکٹ پاس کرنے کے بعد گورنر نے اس کی منظوری دے دی، جو ایکٹ بن گیا، بل پاس ہونے کے بعد ایکٹ بن جاتاہے، جب گورنر منظوری دیتاہے سر، میں استحقاق پہ ہی آ رہی ہوں، تو استحقاق، جو ہماری بیوروکریسی ہے، چونکہ آپ کی گورنمنٹ نے ان کو بے لگام کر دیاہے اور بیوروکریسی نے، سیکرٹری نے اس بل پہ پاؤں رکھ دیاہے جناب سپیکر صاحب، میں تحریک استحقاق لیکر آئی کیونکہ اس ہاؤس کے ایک سو پینتالیس (145) ممبران نے Unanimously Bill کو پاس کیا اور وہ استحقاق کمیٹی نے اس پہ رولنگ دی کہ اس سیکرٹری کو Seven days کے اندر اندر یہاں سے ہٹایا جائے لیکن آج میرے خیال میں ایک مہینہ ہو گیا، کل اس پہ ہماری ایک ایم پی اے صاحبہ نے بھی بات کی اپوزیشن سے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، آج اس کی رپورٹ ہے، ابھی وہ رپورٹ اس کیلئے لے آؤ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: لیکن میں صرف ریکارڈ پر لانا چاہتی ہوں کہ آپ کی گورنمنٹ کیا کر رہی ہے؟ جناب سپیکر صاحب، آپ تو خیر غیر جانبدار نہیں ہیں کیونکہ آپ بھی اسی گورنمنٹ کا حصہ ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، آپ اسی کمیٹی کا حصہ ہیں جو چیئر کرتے ہیں استحقاق کمیٹی کو، اور آپ نے یہ رولنگ

دی ہے آج As Custodian of the House اور سپیکر کے طور پہ آپ نے رولنگ دینی ہے کہ ہمارے ایکٹ کو جس طریقے سے اس نے ابھی تک روکا ہوا ہے، ایک سو پینتالیس (145) ممبران کا استحقاق مجروح ہوا ہے، ہم اس کو نہیں مانتے، آپ نے اس پہ رولنگ دینی ہے اور میں آپ سے اسلئے اس پہ رولنگ مانگوں گی کہ اس سیکرٹری کے ساتھ کیا کیا جائے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کون Respond کرے گا پریولج موشن؟ جی، تاسو پہ دې خبره کوئ؟ نه جی، هم دغه خبره ده نو مه کوه چې راشي، کميټئ ته به ځی۔ جی عنایت خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: سپیکر صاحب، میرا ہمیشہ سے استحقاق کے حوالے سے مؤقف رہا ہے کہ ایک تو ممبران کو بڑی Restraint کا مظاہرہ کرنا چاہیئے اور ہر چھوٹے بڑے ایشو کے اوپر استحقاق نہیں لانا چاہیئے، میرا خیال ہے ایم پی اے اور منسٹر جب ایس ایچ او کے لیول تک جاتے ہیں تو اس سے ہماری حیثیت کم ہو جاتی ہے، اس سے اس ایوان کا وقار مجروح ہو جاتا ہے، ایک بات یہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ دیکھنے میں نظر آرہا ہے کہ استحقاق ہمیشہ اس ایوان کے اندر زیادہ ترٹریژری بنچز کے لوگ لارہے ہیں اور تیسری بات یہ ہے کہ استحقاقات ہمیشہ پولیس کے حوالے سے آتے جارہے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ ایک تو استحقاق کے لاء کے اندر اتنی Clarity نہیں ہے، دوسری بات یہ کہ استحقاق کا جو لاء ہے وہ لاء Powerful law نہیں ہے۔ تیسری چیز یہ ہے کہ استحقاق کے حوالے سے آپ کی Proceedings بھی جلدی نہیں ہوتی اور اس لاء کے اندر جب تک آپ امنڈمنٹ نہیں کریں گے تو یہ جو ایک General norm بنا ہے، یہ ختم نہیں ہوگا اور یہ آگے چلے گا، جب تک دیکھیں آپ کے ممبران اس اسمبلی کے سامنے اس ہاؤس کے سامنے آپ کا Executive accountable نہ ہو اور جب تک آپ کے اور ہمارے ممبران کے سامنے Clarity کے ساتھ نہ ہو کہ میں کس چیز پہ استحقاق لا سکتا ہوں، کس چیز پہ نہیں لا سکتا؟ دیکھیں، استحقاق ہمیشہ اس اسمبلی کے اندر اپنی ذاتی کوئی تکلیف پہنچتی ہے اس پہ لاتے ہیں، کیا اس ہاؤس کے اندر کسی پورے ڈیپارٹمنٹ کے خلاف استحقاق لایا گیا ہے؟ یہاں سے ریزولیوشنز پاس ہوتی ہیں ریزولیوشنز Implement نہیں ہوتیں، کیا کسی ایم پی اے نے، کسی منسٹر نے ایسا استحقاق اسمبلی کے اندر منظور کیا ہوا ہے کہ یہ جو پورا ڈیپارٹمنٹ یہاں سے جس کا بجٹ پاس ہوتا ہے، وہ بجٹ جو ہے اسمبلی نے پاس کیا ہے، ان کو بجٹ دیا ہوا ہے، وہ Inefficiency دکھا رہا ہے، اس بجٹ کو

Implement نہیں کر رہا ہے، اس اسمبلی کے Decisions کو Implement نہیں کر رہا ہے، اس کی Recommendations کو Honour نہیں کر رہا ہے، اس کی سٹینڈنگ کمیٹیز کو Honour نہیں کر رہا ہے، اس کی سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر کوئی آ نہیں رہے، اس کو Respond نہیں کر رہے ہیں؟ تو میرا خیال ہے کہ اس پہ پہلے بھی میں بات کرتا رہا ہوں، آپ نے چونکہ رولز کا کام بھی کر دیا ہے، دیکھیں آپ اس کو بھی Revisit کریں، پورے لاء کو Revisit کریں اور میں اپنی طرف سے میں خود Restraint کا مظاہرہ کرتا ہوں، میں استحقاق کبھی بھی نہیں لاتا کیونکہ میرا خیال ہے استحقاق لانے سے ہمارے اپنی ذاتی ایشوز کے اوپر استحقاق لانے سے ہماری عزت بڑھتی نہیں بلکہ کم ہو جاتی ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> کامران بنگش صاحب۔

<u>جناب کامران خان بنگش (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم):</u> سر، عنایت اللہ صاحب نے جو Conclude کیا ہے، ہم اس کے ساتھ Agree کرتے ہیں، اس میں اس ہاؤس کی As a whole ذمہ داری بنتی ہے، اگر رولز میں کہیں پہ کوئی ایشو ہے تو Point out کریں، اس میں اپنی Suggestions دیں، جو آصف بھائی نے بات کی ہے، کل رابطہ بھی ہوا تھا ان کے ساتھ اور میں نے اپنے طور پر ایس ایس پی صاحب سے بات کی ہے، وہ خود چلے گئے ادھر اور ان کے ساتھ ملے بھی ہیں لیکن ایک Unfortunate واقعہ ہے، ہم ان کی بات کے ساتھ Agree کرتے ہیں، یہ استحقاق کمیٹی میں جانا چاہیئے۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Is it the desire of the House that the privilege motion, moved by the honorable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the Committee concerned.

درانی صاحب، یو دوه، Short cut، نه نه جی، دوه منټه دغه ده جی، دوه، دوه، دوه منټه دغه ده، دوه منټه ایجنډا ده، دوه منټه ایجنډا ده، بیا تاسو خبرې او کړئ جی۔

مجلس قائمہ برائے قواعد انضباط وطریقہ کار، استحقاقات اور سرکاری یقین دہانیوں پر عملدرآمد کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Additional agenda: Item No. 5A Mr. Asif Khan, MPA, member of the Standing Committee No. 1, on

Procedure & Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances, to please move under sub-Grule (1) of rule 60 of the Khyber Pakhtunkhwa Assembly, Procedure & Conduct of Business Rules, 1988, for leave of the House to grant extension in time period for presentation of the report of the Committee. Ji, Asif Sahib.

جناب آصف خان: شکریہ سپیکر صاحب۔

Item No. 5A: Motion for the leave of the House, extension in the time period, under the rule 60, for presentation of the report of the Committee, I, Mr. Asif Khan, member of Standing Committee No. 1, on behalf of Mr. Mehmood Jan, honourable Deputy Speaker / Chairman, Standing Committee No. 1, on Procedure & Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances, to move under sub-rule (1) of rule 60 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure & Conduct of Business Rules, 1988, that the time for presentation of the report of the Standing Committee No. 1 may be extended till date and I may be allowed to present the report of the Committee, in the House.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the leave may be granted for extension in the time period to present report of the Committee, in the House? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Item No. 5B: Mr. Asif Khan, MPA.

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: سر، ما خو اووئیل چې ایک منټ درانی صاحب، چې دا شے شروع شی، دوه منټه پس تا سو اوکړئ۔ نہ آپ کی بات بالکل صحیح ہے جی، میں نے پہلے آپ کو کہہ دیا تھا کہ ایک منٹ ابھی جو درانی صاحب، ابھی جو بات ہوئی، عنایت اللہ خان صاحب نے کی اور نگہت اورکزئی صاحبہ نے جو بات کی، یہ اسی کا حصہ ہے جی، (قطع کلامی) نہیں جی یہ ناراض ہونے کی بات نہیں، نہیں جی، درانی صاحب، آپ ایک Senior politician ہیں، ایسا نہیں۔۔۔۔

مجلس قائمہ برائے قواعد انضباط و طریقہ کار، استحقاقات اور سرکاری یقین دہانیوں پر عملدرآمد کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Asif Khan: Item No. 5B: The motion for the presentation of the report of the Committee, I, Mr. Asif Khan, member, Standing Committee No. 1, on the behalf of Mr. Mehmood Jan, honourable Deputy Speaker-----

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف، ایک منٹ جی، میں درانی صاحب سے بات کر رہا ہوں، درانی صاحب، میری بات سنیں جی، آپ Senior politician ہیں، آپ کو سب رولز / ریگولیشنز کا پتہ ہے، ہم بھی آپ سے سیکھ کر آ رہے ہیں، ہم نے آپ کو دیکھا ہے، یہاں پہ اسمبلی میں دیکھا ہے، وہی میں کہہ رہا ہوں، یہ ایک رپورٹ پاس ہو جائے، اس کے بعد آپ بات کر لیں، یہ آصف خان کی ایک منٹ کی بات ہے، اس کے بعد آپ بات کر لیں، جی آصف خان صاحب۔

Mr. Asif Khan: Item No. 5B. Motion for the Presentation of the Report of the Committee: I, Mr. Asif Khan, member, Standing Committee No. 1, on behalf of Mr. Mehmood Jan, honourable Deputy Speaker / Chairman of Standing Committee No. 1, on the Procedure & Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances, to present the report of the Standing Committee No. 1, in the House.

Mr. Deputy Speaker: It stands presented.

مجلس قائمہ برائے قواعد انضباط و طریقہ کار، استحقاقات اور سرکاری یقین دہانیوں پر عملدرآمد کی رپورٹ کا زیر غور لایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 5C: Mr. Asif Khan, MPA, member of the Standing Committee No. 1, on Procedure & Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances, to please move that the report of the Standing Committee No. 1 may be taken into consideration at once. Ji, Asif Khan Sahib

Mr. Asif Khan: Item No. 5C. The Motion for Consideration of the Report of the Committee: I, Mr. Asif Khan, member, Standing Committee No. 1, on behalf of Mr. Mehmood Jan, honourable Deputy Speaker / Chairman, Standing Committee No. 1, on the

Procedure & Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances, move for consideration of the report of the Standing Committee No. 1 at once.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the report of the said Committee may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it.

مجلس قائمہ برائے قواعد انضباط و طریقہ کار، استحقاقات اور سرکاری یقین دہانیوں پر عملدرآمد کی رپورٹ کا پاس کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 5D: Mr. Asif Khan, MPA, member of the Standing Committee No. 1, on Procedure & Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances, to please move that the report of the Standing Committee No. 1 may be adopted.

Mr. Asif Khan: Item No. 5D. Motion for the adoption of the report of the Committee: I, Mr. Asif Khan, member of Standing Committee No. 1, on behalf of Mr. Mehmood Jan, honourable Deputy Speaker / Chairman, Standing Committee No. 1, on Procedure & Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances, to move that the report of the Standing Committee No. 1 may be adopted.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the report of the said Committee may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The “Ayes” have it. The report is adopted. یہ رپورٹ جو پیش کی گئی ہے، یہ پریویلیج کمیٹی کی رپورٹ ہے، اس رپورٹ میں جو ڈائریکشنز دی گئی ہیں کمیٹی کی طرف سے، میں یہاں سے یہ رولنگ دیتا ہوں چیف سیکرٹری صاحب کو کہ Within a week اس رپورٹ پہ عمل کیا جائے۔ جی درانی صاحب، اکرم درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب ڈپٹی سپیکر صاحب، میں کچھ اہم ایشو پہ بات کرنا چاہتا ہوں، میں نے اس لئے زور دیا کہ وہ ایشو بہت ضروری ہے، یہ استحقاق بھی چلتا رہے گا، سوالات بھی

چلتے رہیں گے، اگر یہاں پہ اسمبلی کا وجود ہو تو یہ کام چلتا رہے گا۔ابھی چونکہ موجودہ وقت میں پورے ملک کے اور خیبر پختونخوا کے حالات انتہائی تشویشناک ہیں اور اس کی کچھ وجوہات ہیں، ایک تو معیشت کے حوالے سے جو کل ہمارے وزیر اعلیٰ محمود خان صاحب نے ایک انٹرویو دیا ہے کہ ہم Default ہوتے جارہے ہیں،اس سے جو Investors ہیں جو اس صوبے میں کام کرنا چاہتے ہیں وہ ہاتھ روک لیں گے، نہ صوبے کے ساتھ تعاون کریں گے، نہ ملک کے ساتھ تعاون کریں گے۔ چونکہ محمود خان صاحب کی Statement جو ہے ایک صوبے کے وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے ہے، اگر وہ یہ خدشہ دے گا کہ ہم Default ہورہے ہیں تو کسی دیوالیہ آدمی پہ کوئی اعتبار کرتا ہے؟اس سے کوئی تعاون کر سکتا ہےاور تیسری بات یہ ہے کہ سیاسی طور پہ یہاں پہ ایک عجیب سی کشمکش ہے، ہم خیبر پختونخوا کی اسمبلی کو تڑوار ہے ہیں، ہم پنجاب کی اسمبلی کو تڑوار ہے ہیں اور یہ عجیب سی بات ہے کہ ہمارے صوبے والے کہتے ہیں کہ پہلے پنجاب کو تحلیل کرواور ابھی پنجاب والے کہتے ہیں کہ نہیں پہلے خیبر پختونخوا کو تحلیل کرو، یہ آپس میں کیا ڈرامہ ہے؟ اس اسمبلی کو مذاق نہ بناؤ، آپ بڑے باوقار لوگ ہیں، پوری قوم آپ کی طرف دیکھ رہی ہے اور جب کوئی آدمی ایم پی اے بنتا ہے وہ وہاں کا Cream ہوتا ہے اور وہاں پر لاکھوں اور کروڑوں لوگوں کا اس پر اعتماد ہوتا ہے۔اب اس اسمبلی سے نسوار کا ایک ٹکڑا بنا ہے کہ پھینک دو، یہ کیا بات ہو رہی ہے؟اس لئے میں کہتا ہوں،اس ایوان کے تقدس کے حوالے سے اور اپوزیشن اور گورنمنٹ کے ممبران کے تقدس کے حوالے سے، تو خدارا اس اسمبلی کو تماشہ نہ بنائیں، اگر توڑتے ہو تو میں آج مطالبہ کرتا ہوں کہ کل توڑ دو (تالیاں) اور وفاقی حکومت نے واضح اعلان کیا ہے کہ ہم وقت مقررہ پر قومی اسمبلی توڑیں گے، وہ کبھی بھی آپ کی اس دھمکی سے قومی اسمبلی نہیں توڑیں گے، اس کشمکش کی وجہ سے لوگ آپ کے ساتھ تعاون نہیں کر رہے ہیں، آپ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس وسائل نہیں ہیں، آپ کہہ رہے ہیں کہ ہم Default ہورہے ہیں اور اس کے بعد دھمکی دے رہے ہیں کہ میں اس کو تحلیل کر رہا ہوں۔ دوسری بات جو محمود خان صاحب نے کل کی ہے، وہ یہ کہ میں نے اپوزیشن سے بات کی ہے اور ہم اور اپوزیشن اکٹھے مرکز پر چڑھائی کریں گے، ہم ان سے اپنا حق لیں گے، اس کیلئے چڑھائی کریں گے محمود خان صاحب، میں اپوزیشن لیڈر ہوں، اتنا جھوٹ نہیں بولنا چاہیئے، اس طرح غلط بیانی نہیں کرنی چاہیئے، آپ نے میرے ساتھ بات نہیں کی ہے، عنایت اللہ خان بیٹھے ہیں، سارے پارلیمانی لیڈرز کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ کسی نے بات نہیں کی، وہ ٹی وی پہ کہتا ہے، ایک تو یہ ہے کہ میں یہ وضاحت کرتا ہوں کہ ہمارے ساتھ کسی نے بات نہیں

کی ہے، بات کرنے کا ٹائم وہ تھا جب سپیکر صاحب کی صدارت میں ایک کمیٹی بنی، اس میں حکومت کے پانچ چھ وزراء، اپوزیشن سے پارلیمانی لیڈرز سپیکر صاحب کی کمیٹی کے نیچے بیٹھے، حمایت اللہ خان تھا اس کمیشن کا سربراہ، جو ہم مرکز سے اپنے حقوق، آپ بھی اس میں غالباً ہمارے ساتھ بیٹھے تھے، سپیکر صاحب بھی تھے، اس وقت ہم نے کہا کہ جناب سپیکر صاحب، آپ حکومت کو بتا دیں کہ اس صوبے کے حقوق کے حوالے سے جو بھی قدم ہوگا، ہم دس قدم اس سے آگے ہونگے، اس اسمبلی کے فلور پہ میں نے بھی بات کی ہے، باقی پارلیمانی لیڈرز نے بھی بات کی ہے اور ہم نے یہ بات بھی کی ہے کہ دیکھو اللہ تعالیٰ نے ایک موقع دیا ہے، پہلی بار ایک حکومت آئی ہے جو کہ مرکز میں بھی ہے، یہ پاکستان کی تاریخ میں دوسری بار آئی ہے، ایک دفعہ مسلم لیگ کی حکومت تھی، جب میاں صاحب وزیر اعظم تھے اور سردار مہتاب صاحب وزیر اعلیٰ تھے، اس کے بعد یہ پہلی بار ہے، ابھی ہمیں بہترین موقع ملا ہے کہ وہاں پر ہماری گیس کی رائیلٹی ہے، بجلی کی رائیلٹی ہے، ہمارے تمباکو کے مسائل ہیں، اس صوبے کے اور بہت زیادہ ایشوز ہیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں لیکن اس وقت محمود خان صاحب نے اور صوبائی حکومت نے ہماری بات کو اہمیت نہیں دی اور اس پہ ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھے اور پھر ہم نے ہر اجلاس میں یہ درخواست کی کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں لیکن اس وقت اس کو اپوزیشن یاد نہیں تھی اور اپوزیشن کو گھاس بھی نہیں ڈالتا تھا اور آج اگر وہ کہتا ہے، یہ پہلے وضاحت کر لیں، میری اس تقریر کے بعد کہ کل وہ اس اسمبلی کو توڑتا ہے کہ نہیں؟ اگر توڑتا ہے تو ہم کس طرح اس کے ساتھ مل کر رہیں؟ اگر نہیں ہے تو کل واضح اعلان کر دیں کہ ہم مرکز سے حق لیں گے، تو میں بھی مرکز میں بات کرتا ہوں حق لینے کیلئے، اس صوبے کا جو حق ہے، اس سے پہلے میں بات کرونگا، (تالیاں) اپوزیشن بات کرے گی، میں سیدھا وزیر اعظم کے پاس جاؤنگا لیکن محمود خان صاحب مجھے یہ بتا دیں کہ ادھر حق مانگتے ہیں، ادھر اسمبلی تڑواتے ہیں جس سے اسمبلی ممبران کشمکش میں ہیں، لوگ ان سے پوچھتے ہیں کب جا رہے ہو، وہ کہتے ہیں کہ پتہ نہیں ہے یہ بات ابھی اتنی اہم ہو گئی ہے فیس بک پہ بھی اور پوچھنے پہ بھی کہ آپ اگر گاؤں جائیں گے تو لوگ کہیں گے کہ کب تک آپ اسمبلی کو تڑواتے ہیں؟ تو اس سے آپ بھی تنگ آ گئے ہونگے۔ میں بڑے ادب سے کہتا ہوں کہ اس اسمبلی کو مذاق نہ بناؤ، یہ باوقار لوگوں کی ایک نشست ہوتی ہے، یہاں پہ بڑے اہم فیصلے ہوتے ہیں اور یہاں پر ایک یہ وضاحت میں چاہتا ہوں کہ ضرور کل تک محمود خان صاحب بات کر لیں کیونکہ آپ کے کپتان صاحب نے واضح اعلان کیا ہے کہ دسمبر بیس تاریخ تک ہم تڑوائیں گے، اگر نہیں تو محمود خان صاحب بات کریں کہ اس صوبے کے حقوق کیلئے جب

ہم آپ کے ساتھ نہیں ہونگے تو کون آپ کے ساتھ ہوگا؟ پوری اپوزیشن ہوگی آپ کے ساتھ، لیکن دوسری بات یہ ہے کہ یہ بھی میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس صوبے میں کون سا بڑا کام ہوا ہے؟ میں جب چیف منسٹر تھا، سولہ ارب روپے قرضہ تھا، میں نے آٹھ پہ لایا، جو مہنگے قرضے تھے میں نے واپس کئے، حیدر خان ہوتی صاحب ستاسی ارب تک لے آیا اور یہ ابھی آپ کے فگرز ہیں کہ یہ قرضہ سات سو اکانوے (791) بلین Loan لیا گیا ہے اور اس میں آپ کے آٹھ سو ستاسی اعشاریہ نو سات (887.97) بلین آپ کے اپنے Resources تھے، یہ اس کے علاوہ ہے، مجھے بتادیں کیا ہوا ہے؟ کوئی نئی یونیورسٹی بنی ہے، کوئی نیا کالج بنا ہے، کوئی ایسی چیز جو آمدن والی ہے؟ جہاں تک میں چیف منسٹر تھا، اس وقت جو تیل کے کنوئیں، ذخائر نکلے، ایک کنواں اس کے بعد نکلا ہے؟ آپ کی اپنی بھی کمپنی ہے آئیل اینڈ گیس کی، اس نے ایک ذرہ برابر کام ان نو سالوں میں کیا ہے؟ پانچ سال پرویز خٹک کی حکومت میں اور چار سال محمود خان صاحب کی حکومت میں، مجھے ریونیو بتادیں، آپ نے ہائیڈل میں کوئی اضافہ کیا ہے؟ آپ نے آئیل اینڈ گیس میں کوئی اضافہ کیا ہے؟ آپ نے دوسری مدوں میں کیا ہے؟ اور ابھی تو Eighteenth Amendment میں مرکز کے پاس جتنے پیسے تھے وہ صوبوں کو حوالے کئے گئے ہیں، اس لئے مرکز میں جو وہاں ایک طبقہ ہے وہ Eighteenth Amendment کے خلاف ہے، ہم Eighteenth Amendment کو کسی صورت بھی تبدیل نہیں ہونے دیں گے، اس صوبے کو اپنے حقوق ملے ہیں، بلوچستان کو اپنے حقوق ملے ہیں، وہ سندھ کو اپنے حقوق ملے ہیں، خیبر پختونخوا کو اپنے حقوق ملے ہیں لیکن حقوق ملنے کے بعد اس کا وہ حشر کیا کہ ابھی لوگ حیران ہیں کہ ہم کیوں اس کو دیتے کہ وہ اس کا یہ حال کریں گے؟ بڑے ادب کے ساتھ ڈپٹی سپیکر صاحب، آپ ایک ذمہ دار کرسی پہ ہیں، ایک تو میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ اپوزیشن کو وقت دیا کریں، اپوزیشن کے پاس بات کرنے کے علاوہ کوئی چیز ہے؟ آپ مجھے بتادیں، میں اپوزیشن لیڈر ہوں، ایک لاکھ سے لیکر میرے حلقے میں ایک کروڑ سے لیکر ایک ہزار تک مجھے چار سالوں میں ایک روپیہ ملا ہے؟ چار بار آپ کے وزیر اعلیٰ نے وعدے کئے، آپ کے وزیروں نے وعدے کئے، اپوزیشن کے ایک ممبر کو ایک روپیہ نہیں ملا، آخر میں عاطف خان صاحب آئے، ہم نے کہا یہ بڑا پہلوان ہے، یہ ان شاء اللہ بات کرے گا، جب میرے پاس آئے بجٹ میں، تو میں نے کہا کہ ٹھیک ہے عاطف خان صاحب، آپ Committed آدمی ہیں، باقی آپ کے ساتھ تین وزیر ہیں، ان پہ تو میں اعتبار نہیں کرتا، اس نے کہا میری ذمہ داری ہے، پھر اس نے کہا آپ نام دے دیں، کمیٹی بناتے ہیں، میں نے اپنے پارلیمانی

لیڈرز کے نام دے دیئے، وہ ان کے ساتھ بیٹھ گیا، دو تین بار وزیر اعلیٰ سے ملے، فیصلے ہوئے، عاطف خان آج اگر بیٹھے ہوتے تو اچھا ہوتا، آج تک اس کے ساتھ جو کمٹمنٹ ہوئی ہے، خوشدل خان کو ذرا وقت دے دیں، یہ اس کمیٹی کا سربراہ تھا کہ ایک ذرا برابر کسی ایک کام پہ پیش رفت ہوئی ہے؟ یہ وقت ہم پہ گزر گیا، آپ پہ بھی گزر گیا، اگر آپ واقعی سچے ہیں تو آپ کے پاس دس دن ہیں، دس دن کے علاوہ آپ کے پاس وقت نہیں ہے، (تالیاں) یہ دس دن ہیں اور میری درخواست یہ ہوگی کپتان صاحب کو کہ تیس تک نہ لے جاؤ، اور بھی نقصان ہو جائے گا، یہی نقصان ٹھیک ہے جو ہوا ہے، تو پھر آپ نے کیا بگاڑا اس اپوزیشن کا، یہ سارے خاندانی لوگ ہیں اور لوگ ان کو نظریئے کی وجہ سے ووٹ دیتے ہیں، ان شاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ آئندہ الیکشن میں اپوزیشن کا کیا کردار ہوگا لیکن میں صرف آج اسمبلی کے فلور پہ اس صوبے کے ایکس پالیمنٹیرین کی حیثیت سے بات کرتا ہوں کہ جس طرح اس حکومت نے جمہوریت کو داغدار کیا، جس طرح وعدے سرکاری ملازمین کے ساتھ ہوئے اور جس طرح لاٹھی چارج وہاں پر ہر ایک محکمے پہ ہوا اور جس طرح استادوں پہ لاٹھی چارج ہوا، دیکھو یہ تاریخ کا حصہ بن گیا، کتابوں میں لکھا ہوگا، ایک استاد پہ لاٹھی چارج کرنا، یہاں پر میں بھی بیٹھا ہوں، آپ بھی بیٹھے ہیں، یہ ایک ٹیچر کی وجہ سے، اب ہم نے اس سے پڑھا ہے اور ہم نے پشاور میں ان کو اتنا لہولہان کیا، اتنا خون ان کا بہایا اور اس کے بعد جو وعدہ کیا ایک پر بھی عمل نہیں کیا، کلرکوں سے جو وعدے کئے، باقی جس یونین کے لوگ آئے ہیں، احتجاج کیا ہے یہاں پر، ابھی تو دو چیزیں ہیں، اس ملک میں ایک نیا رواج بنا ہے، ایک ہے دھرنے کا اور ایک ہے احتجاج کا، چونکہ ہم انہیں یہ سبق سکھاتے ہیں کہ سب کام دھرنے پہ ہونگے، تو لوگ ضرور دھرنے پہ آئیں گے اور جب ہم خود دھرنے پہ بیٹھیں گے تو لوگ ہم سے کیا سیکھیں گے؟ ابھی لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے، لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ اتنا خراب ہے کہ آپ کے وزیر خود کہتے ہیں کہ مجھ سے بھتہ لینے کی کوشش کی گئی ہے، میں نہیں کہہ رہا ہوں، گورنمنٹ کے وزیر کہہ رہے ہیں، ایم پی ایز کو بھتے کی Calls اور خطوط مل رہے ہیں اور ایک سفید کپڑا کفن کا بھی اس کے ساتھ لفافے میں ہوتا ہے کہ اگر نہیں دیئے تو یہ کفن آپ کے لئے تیار ہے، کفن بھی بھیجتے ہیں، خط بھی بھیجتے ہیں، حکومت کو بھی Threat دیتے ہیں لیکن حکومت ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ ابھی شرم کی بات ہے کہ لکی کے ڈپٹی کمشنر نے ایک لیٹر جاری کیا ہے کہ لوگ خود اپنا تحفظ کریں، محکمہ تعلیم اور ہیلتھ ایجوکیشن کے ادارے وہ خود اپنی حفاظت کے ذمہ دار ہیں، ہم آپ کی حفاظت کے ذمہ دار نہیں ہیں، یہ کیا پیغام ہے؟ اگر ایک ڈپٹی کمشنر جو ایڈمنسٹریشن کا ذمہ دار ہے، وہ ایک خط لکھتا ہے اور کہتا ہے کہ

میری بس کی بات نہیں ہے، میں اس ڈپٹی کمشنر سے پوچھتا ہوں، ڈپٹی کمشنر، اخلاقی طور پہ آپ Resign دے دیں یا مستعفی ہو جائیں، آپ اشتعال نہ پھیلائیں، آپ میرے صوبے کے لوگوں کو نہ ڈرائیں، آپ میرے لکی مروت جنوبی اضلاع کے لوگوں کو نہ ڈرائیں، موت ایک دن آنے والی ہے، مجھ پہ آٹھ دھماکے ہوئے ہیں، پانچ پانچ، دس دس لوگ میرے شہید ہوئے ہیں، تیس تیس زخمی ہوئے ہیں، ڈائریکٹ مجھے سنائپر پر مارا ہے لیکن آج بھی آپ کے سامنے کھڑا ہوں، اللہ تعالیٰ بچانے والا ہے، ابھی جتنی سخت بیماری میں نے برداشت کی، اللہ تعالیٰ بچانے والا ہے، اس سے بھی بچا لیا، تو موت اور زندگی یہ اللہ کے اختیار میں ہے لیکن گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے کہ اپنے عوام کو تحفظ دے، اپنے لوگوں کو امن دے، آپ کے پشاور میں جو کچھ ہو رہا ہے، آپ کے علاقے میں جو کچھ ہو رہا ہے، آپ پورے صوبے کو دیکھیں، کوئی عزت دار آدمی ابھی آٹھ بجے کے بعد گھر سے نکلتا ہے حیات آباد میں جو خاتون نکلتی ہے اس سے پرس زبردستی چھینا جاتا ہے، موبائل کی Snatching ہے، ڈکیتی ہے، خدارا یہ تو ہماری پولیس بہادر پولیس ہے، میں داد دیتا ہوں اپنی پولیس کو، اگر یہ کسی اور صوبے کی پولیس ہوتی، وہ صوبہ چھوڑ کر بھاگ جاتی، میں یہ تصدیق سے کہتا ہوں لیکن میرے جوان پانچ چھ روزانہ مرتے ہیں، شہادت نوش کرتے ہیں، خودکش آتا تھا تو اس کو گلے ملا کر ملتا تھا اور وہ اڑ جاتا تھا، یہ تو ہماری قوم پٹھانوں کی ایک بہادری ہے کہ ان میں جرات ہے، ان میں شجاعت ہے اور ان کے سپاہی جو ہیں وہ سینے پہ لڑنے والے ہیں، بھاگنے والے نہیں ہیں۔ لکی مروت کی ٹوٹل پولیس آٹھ ہزار ہے، آٹھ ہزار پولیس اور سب سے زیادہ رقبہ لکی مروت کا ہے، ابھی آٹھ ہزار پولیس والے دو چار پولیس سٹیشنز میں ہوتے ہیں، پولیس لائن میں پولیس ہی نہیں ہے، نہ گورنمنٹ نے پولیس کے وہاں پر وسائل میں اضافہ کیا نہ تھانوں کو مضبوط کیا، وہاں پر چار دیواری نہیں ہے، ہمارے تھانوں میں اسلحہ نہیں ہے اور باہر کے لوگوں کے پاس وہ Guns ہیں جو کہ ہماری آرمی کے پاس ہیں، تو لہذا میں گورنمنٹ سے التجاء کرتا ہوں کہ پولیس کو مکمل تحفظ دیں، اگر پولیس والے بھی کل مجبور ہو جائیں تو پھر یہ صوبہ جو ہے یہاں پر ہر ایک آدمی غیر محفوظ ہو گا۔ ابھی ہمارے بنوں میں، بنوں کے تین غریب لوگوں کو میر علی میں شہید کیا گیا، میں نے دوسرے دن ڈی پی او کو فون کیا، میں نے ڈی سی کو فون کیا انہوں نے کہا کہ میرے پاس بھجیں، میں نے تیسرے دن ان لوگوں کو ادھر بھیجا، وہ اس کے ساتھ بیٹھ گئے، میں نے ان کو کہا دہشت گردی کا پرچہ بھی دے دو، وہاں پر ان لوگوں کو عزت بھی دو، وہ بڑے غریب لوگ ہیں، ادھر سے وہ مطمئن نہیں ہوئے، پھر ہمارے لوگ وہاں پہ نکلے اور پھر جب پورا بنوں جام ہوا تو پھر آپ کا وزیر بھی

گیا،آپ کا کمشنر بھی گیااور وہاں پر ان کے خون کی قیمت صرف پچیس لاکھ روپے تھی،وہ لوگ ہمیں مروائیں گے اور پچیس لاکھ روپے ہمیں دیں گے۔اس کے بعد پھر لوگ اتنے جذباتی ہوگئے کہ وہاں پر سٹوڈنٹس نکلے اور انہوں نے اپنی یونیورسٹی کا ستیاناس کیا، جس کی میں مذمت کرتا ہوں کہ ایک اچھا فعل نہیں تھا۔ابھی بنوں میں ویمن یونیورسٹی کیمپس کو یونیورسٹی کا درجہ دلوایااور وہاں پر لاء کالج کی منظوری دی اور وہاں پر کیمپس کی منظوری دی، فارمیسی کی منظوری دی ہے،ابھی ہم ان سے منظور کرائیں گے اور وہاں پر پھر لوگ آئیں گے بسوں کو جلائیں گے، تو جناب،اس مسئلے کو آپ حکومت کو صلاح دیں کہ اس کو سیریس لے لے اور یہ مسئلہ اتنا آسان نہیں ہے، یہ صوبہ ہمارااور آپ سب کا ہے جو بھی اس صوبے کی عزت کی بات ہو، ہم آپ کے ساتھ ہیں، جو بھی اس صوبے کے وسائل کی بات ہو، ہم آپ کے ساتھ ہیں لیکن خدارا آپ اپوزیشن کو بھی اتنا ذلیل نہ کریں کہ جس طرح آپ نے چار سالوں میں کیااور آپ سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ آپ اپوزیشن کو وقت دیا کریں کیونکہ اپوزیشن کے پاس بولنے کے علاوہ اور کیا ہے؟آپ کا بہت شکریہ۔

توجہ دلاؤنوٹس ہا

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، تھینک یو جی۔

Call Attention Notices: Item No. 7. Mr. Wilson Wazir, MPA, to please move his call attention notice No. 2505, Wilson Wazir Sahib.

جناب ویلسن وزیر: میں وزیر برائے محکمہ اوقاف، حج،مذہبی واقلیتی امور کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں،وہ یہ ہے کہ بجٹ2021-22 میں قبائلی اضلاع میں اقلیتی عبادت گاہوں کی تعمیر ومرمت کے لئے اے آئی پی پروگرام کے تحت ADP No. 210381 میں تیس کروڑ روپے رکھے گئے،اسی طرح قبائلی اضلاع کے مختلف سکولز میں زیر تعلیم بچوں کو وظائف کی فراہمی کے لئے پانچ کروڑ روپے Merged area ADP No. 210382 کے تحت رکھے گئے ہیں،تاہم دونوں سکیمیں سال بھر متعلقہ فورم PDWP سے منظور نہ ہو سکیں۔قبائلی اضلاع کے سکولز میں زیر تعلیم بچوں کو وظائف کی فراہمی والی سکیم کو بجٹ 2022-23 سے نکال دیا گیا جبکہ اقلیتی عبادت گاہوں کی تعمیر ومرمت کے لئے اے آئی پی پروگرام کو ADP NO. 210381 بڑھا کر پچاس کروڑ کر دیا گیا اور اس سکیم کا Nomenclature بھی درست نہیں۔سر، دو تین باتیں میں کروں گا،ایک تو یہ جو سکول بچوں والی یہ

سکیم ہے، اس کو آنے والی اے ڈی پی میں دوبارہ شامل کیا جائے، چونکہ قبائلی علاقوں میں ایجوکیشن کی بہت ضرورت ہے، دوسرا یہ کہ جو اوقاف ڈیپارٹمنٹ میں ایسے ہی ہماری بہت ساری سکیمیں ہیں، ان کی Pendency long time سے چلتی آ رہی ہے، بعض 21-2020 کی چیزیں بھی پڑی ہیں، -2021 22 کی بھی اور 23-2022 کی ابھی تک کسی چیز کو Touch نہیں کیا گیا، تو میں یہ چاہوں گا کہ منسٹر کا جواب بھی سن لیں لیکن اس توجہ دلاؤ نوٹس کو سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجا جائے تو بہت اچھا ہو گا کیونکہ پہلے بھی مجھے اس طرح کی یقین دہانی ملی تھی ایک توجہ دلاؤ نوٹس پہ دو مہینے پہلے لیکن اس پہ بھی کوئی عمل درآمد نہیں ہوا۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: .Concerned Minister, to respond جی وزیر زادہ صاحب کا مائیک On کریں۔

جناب وزیر زادہ (معاون خصوصی اقلیتی امور): شکریہ سپیکر صاحب، ویلسن صاحب نے جو دو کوئسچنز Raise کئے ہیں اس کال اٹنشن نوٹس میں، ایک تو سکول کے بچوں کے وظائف کے حوالے سے ہے، ویلسن بھائی کو خود بھی پتہ ہے اور یہ Acknowledge کر لیتا، تو تب بھی اچھی بات تھی کہ Merged districts کے جو کالجز کے، یونیورسٹیز کے جو سٹوڈنٹس ہیں، ان کو ہم گزشتہ دو تین سالوں سے ریگولر سکالرشپس دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ Merged districts کے جوانوں کو ہنر سیکھانے کے لئے اٹھارہ سو (1800) جوانوں کے لئے پچیس کروڑ روپے سے وہ کام جاری ہے، ٹریننگ ان کی دو سالوں سے ہو رہی ہے اور یہ جو سکول کے بچوں کے وظائف کی بات کر رہے ہیں، اے ڈی پی میں پانچ کروڑ روپے اس نے Propose کئے تھے، وہ تھے مشنری سکولوں کے لئے، Community based سکولوں کے لئے تو چونکہ Merged districts میں وہاں پہ نہ تو مشنری سکولز ہیں اور نہ Community based schools ہیں، تو یہ چاہ رہے تھے کہ وہ سر، گورنمنٹ سکولوں کے جتنے بھی سٹوڈنٹس تھے ان کو ملے ہیں، تو وہ Nomenclature کا مسئلہ تھا اس لئے وہ اے ڈی پی سے Drop ہو گیا، باقی جو بات کر رہے ہیں، پچاس کروڑ کا اے آئی پی پروگرام ہے، دیکھیں Merged districts کی عبادت گاہوں کے لئے ہماری گورنمنٹ نے پچاس کروڑ روپے رکھے ہیں اور پچاس کروڑ یہ ویلسن صاحب نے ایک سمری سی ایم صاحب کو بھیجی تھی، ویلسن صاحب چاہ رہے تھے کہ اس سے کالونیز بنیں، اس سے فلیٹس بنے، تو چونکہ اے ڈی پی میں وہ Nomenclature وہ Worship places کا آیا ہے تو یہ سی ایم صاحب اس کے ساتھ متفق

نہیں ہوئے کیونکہ ہم نے ہاؤسنگ سکیم میں Already one percent quota رکھا ہے تو اس وجہ سے وہ Observations کے ساتھ واپس ہوئے تھے ابھی دوبارہ بھیجے ہیں، اگر سی ایم صاحب Agree کر لیتا ہے اور اس میں پھر اگر کالونی کی بات ہو، چونکہ اے ڈی پی بنتے وقت اس میں Worship places کی بات تھی تو وہ اب انہی کی وجہ سے Delay ہے، میں نے پچھلے دنوں بھی ان کو سی ایم ہاؤس نے کہا کہ یار یہ Worship places تک کا تو کر لیتے ہیں، تو ان شاء اللہ Merged districts کی جو ہماری یونار ٹیز ہیں، ان کو ٹریننگ بھی دے رہے ہیں، سکالر شپ بھی دے رہے ہیں، باجوڑ میں چرچ بنا ہے، لنڈی کوتل میں دو چرچز پہ کام ہوا ہے، چار پانچ کروڑ ان پہ لگے ہیں تو Merged districts کی یونار ٹیز کے لئے ہماری گورنمنٹ Settled districts میں جس طرح ہم کام کر رہے ہیں، اسی طرح وہاں پہ بھی کام ہم کر رہے ہیں اور ان شاء اللہ اس پہ بھی جو پانچ کروڑ ہیں، اس کو ہم Regular basis پہ Follow up کریں گے۔ باقی جو سکول والا قصہ ہے، اس کے ساتھ بیٹھ جائیں گے اور ان شاء اللہ Next اس کے لئے، چاہے Non-ADP program ہو یا ADP، ہم اس میں ضرور وہ شامل کریں گے۔ تھینک یو۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Thank you. Sahibzada Sanaullah, MPA, to please move his call attention notice No. 2578. Sahibzada Sana ullah Sahib.

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ</u>: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ یہ کال اٹینشن نوٹس ہے۔

میں وزیر برائے محکمہ مال کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ 2017-18 سے میرے حلقے کی دو برادریوں سلطان خیل اور پائندہ خیل کا دیرینہ مطالبہ تھا کہ دیر بالا کو دو اضلاع میں تقسیم کیا جائے، چونکہ دیر بالا آبادی اور رقبہ کے لحاظ سے بڑا ضلع ہے اور یہ مطالبہ میں نے 2017-18 سے لیکر اب تک کئی بار اسمبلی کے فلور پر اٹھایا ہے جس پر تقریباً پانچ سال بعد عملدرآمد کیا جارہا ہے، میں اپنی طرف سے اور اپنے علاقے کے عوام کی طرف سے صوبائی حکومت اور وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا محمود خان کا بے حد مشکور ہوں اور تائید بھی کرتا ہوں کہ انہوں نے تحصیل واڑی کو ضلع وسطی کا درجہ دینے کے لئے اور تحصیل کارو اور نہاگ درہ کو تحصیل کا درجہ دینے کے لئے اقدامات اٹھائیں جارہے ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: عائشہ بانو صاحبہ، آپ آپس میں باتیں نہ کریں، سمیرا شمس صاحبہ۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: لیکن یہ ضلع دیر وسطی دو اقوام سلطان خیل اور پائندہ خیل پر مشتمل ہے، عوام کی طرف سے اور میری طرف سے یہ مطالبہ ہے کہ سلطان خیل ضلع کی نصف آبادی پر مشتمل ہے، اس کو بھی تحصیل کا درجہ دیا جائے اور اسی نوٹیفکیشن میں شامل کیا جائے تاکہ قوم سلطان خیل میں پائی جانے والی بے چینی ختم ہو سکے۔

جناب سپیکر صاحب، ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔ دا دیر بالا چې کومه زمونږه د آبادئ په لحاظ باندې ده، زمونږه ضلع د رقبې په لحاظ باندې ډیره زیاته اوږده ضلع ده، د دې وجې نه د هغه خلقو مطالبه وه او حکومت ته هم مشکلات وو ځکه چې اته اته، شپږ شپږ گهنټې، اووه اووه گهنټې د یو سر نه بل سر ته نه شي رسیدے ، فاصله دومره ډیره وه، نو په دې وجه باندې د2017 په تیر شویTenure کښې کله چې پرویزخټک صاحب وزیر اعلیٰ وو نو ما دا مطالبه په هغه وخت کښې د هغوی نه کړې وه او په هغې باندې کافی حده پورې جناب سپیکر صاحب، کار اوشو خو چونکه دا د عوامو د اسانئ د پاره تحصیلونه او ضلعې حکومت جوړوی، زه د هغې تائید کومه او زه ورته خراج تحسین هم پیش کوم، پکار ده چې ټوله صوبه کښې داسې چې مشکلات دی کوم ځائے کښې خلقو ته نود هغوی د مفادو او د هغوی د ضرورتونو خیال اوساتلے شی، خو جناب سپیکر صاحب، اوس دوه تحصیله نور جوړیږی، هغه هم د دغې خلقو مطالبه ده او زمونږه د ټولو مطالبه وه خو اوس یو تحصیل بل داسې دے چې دا لویه آبادی په دوه قومونو باندې تقسیم ده، دوه ټرائبلز دی، نو په هغې وجه هغه یو ټرایبل کښې دوه تحصیلونه جوړیږی، دا بل د هغې نه متاثره کیږی، بیا په هغوې کښې ډیر زیات غم او غصه ده او خفگان هم دے ، نو زما دا مطالبه ده چې د دې نوټیفکیشن چې کوم د ضلعې کیږی، وزیر اعلیٰ صاحب ځی، اعلان به کوی د تحصیلونو او د ضلعې، پکار ده چې د سلطان خیل تحصیل د پاره هم اعلان اوس اوشی۔ مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهیک ده جی۔.Concerned Minister, to respond

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: نه جی، دا کال اټنشن نوټس دې باندې بحث به نه کوئ جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی، کورم کی نشاندہی کر دی گئی ہے جی، یہ اکثر جو ایم پی ایز آتے ہیں، ٹک ٹاک بنانے کے لئے آتے ہیں، خیر ہے کوئی بات نہیں ہے، ٹک ٹاک بنا کر چلے جاتے ہیں،Count کریں جی۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹک ٹاک والے چلے گئے ہیں، دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔اس وقت بائیس (22)اراکین یہاں پہ موجود ہیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکر ٹری صاحب،Count کریں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اس وقت انتیس (29) اراکین اسمبلی موجود ہیں، لہذا دو منٹ کے لئے مزید گھنٹی بجائی جائے۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکر ٹری صاحب، Count کریں۔اس وقت تک، نگہت اورکزئی صاحبہ، Cross talk نہ کریں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اس وقت تیس(30)اراکین موجود ہیں ہال میں، تیس (30)اراکین، بہت افسوس کی بات ہے،اکرم درانی صاحب سپیچ کر کے چلے گئے،ان کو بیٹھنا چاہیئے تھا،اپوزیشن ممبران کو بیٹھنا چاہیئے تھا کہ گورنمنٹ کی طرف سے جواب تو کم از کم سنتے لیکن مجھے افسوس ہو رہا ہے کہ ہمارے جو دو ایم پی ایز جو اے این پی کے تھے اس لئے کہ میں دیکھتا رہتا ہوں، وہ اکثر یہاں ٹک ٹاک بنانے کے لئے آتے ہیں،ان کی ویڈیوز آپ نے دیکھی ہونگی، اکثر ٹک ٹاک کے لئے مشہور ہیں۔

Mr. Deputy Speaker: The sitting is adjourned till 10:00 a.m., Friday, 16th December, 2022.

(اجلاس بروز جمعتہ المبارک مورخہ 16 دسمبر 2022ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)